ویحق اللہ الحق بکلماته ولو کره المجرمون

الحمد کہ کتاب مستطاب مجید این قصیدۂ جدید بے مثل بے نظیر جواب و تردید نقد التقنید سوم

ضرب التقنید

علی

نقد التقنید

۱۳۳۱ھ

ملقب به

درۂ فاروقی

از نتائج افکار گہربار جناب ملک ناظر علی صاحب ناظر عباسی کیرانوی ابن جناب ملک شاکر علی صاحب مرحوم

در مطبع عمدة المطابع لکھنؤ محلی بطبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھ سکے کون بھلا حمدِ خدا عز و جل | جس کی قدرت کا ہی اک جلوہ ابد ہو کہ ازل
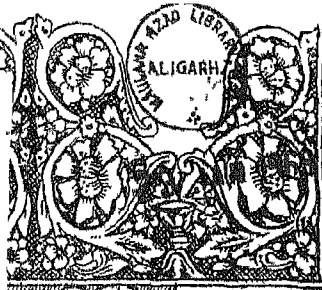
کب ہو اُمّت سے ادا نعتِ شہ ہر دو سرا | انبیا میں نہیں جن کا کوئی مثل اور بدل

آل اور عترت و اصحاب پہ اُن کے ہو سلام | تھے جو دُنیا میں رہ دین و ہدیٰ کی مشعل

تمہید

عرض کرتا ہے یہ ارباب نظر سے ناظر | کہ ماہرے کے جو ابیات عاشق بے مثل و بدل

صرف شاعر ہی نہیں حاجی و زائر بھی ہیں | مولوی اور حکیم اُنکے لقب ہیں بے مثل

اہل سنت کے جو مذہب کو اُنھوں نے چھوڑا | سنیوں سے وہ کیا کرتے ہیں پیکار و جدل

مدحِ حیدر میں قصیدہ جو اُنھوں نے لکھا | لفظی و معنوی اُس میں تھے بہت سُقم و خلل

تھا کہیں عیب تنافر کہیں تعقید صریح | کہیں مضمون غلط اور کہیں معنی مہمل

یہ تو سب ایک طرف طرفہ سفاہت یہ تھی | کہ دیا مذہبی تعریضوں کو اُس میں مدخل

مدح کے پردے میں اظہار تعصب کا کیا | ورنہ تعریف میں تعریض کا موقع نہ محل

اسلیئے ہم نے لکھی مختصراً اک تنقید | تا نہ پڑ جائے قصیدہ سے عقاید میں خلل

ہیں جو کج فہم نصیحت کو فضیحت سمجھے | عوض شکر لگے کرنے شکایت پہ عمل

ردِ تنقید پہ آمادہ ہوے اور لکھا | نقدِ تنقید حقیقت میں جو ہے سُقم و دغل

ضربِ تنقید سے اب کھلتی ہے اُس کی قلعی | محک تجربہ آمد بہ میان لاتفعل

نقد

کھ قلم حمدِ خدا نعتِ رسولِ مرسل
کہ نہ احمد کا ہے ثانی نہ احد کا اول

ضرب

عطف کا حرف مناسب تھا نہیں لفظِ خدا
حمد اور نعت کا یہ غلط ہے بالکل مہمل
مطلعِ محسن مرحوم کا مصرا ع ادوم
آپ کا مصرع ثانی ہے یہ کیسا ہے عمل
سرقہ ہے کہ توارد ہے کہ تضمین ہے یہ
صاف کہدو کہ کھلے نیت فاسد کا خلل

نقد

سبحہ چار وہ دانہ کے ہین دونون سرے ایک
کہ محمدؐ جو ہے آخر تو محمدؐ اوّل
دوست جو احمدؐ و حیدرؑ کے ہین انپر بھی سلام
جن سے راضی ہے خدا اور نبیِّ مرسل
آلِ احمد کی ولایت کا رہا جنکو خیال
فاطمہ جن سے ہین خوش شاد علی اکمل

ضرب

ہے وہ دانہ ہین تو کیا خوب ہے باقی کی گنت
اور خوش شاد کی شش کار بھی ہے طرفہ عمل

نقد

رحمت اللہ کی ہو اُن علما پر شب و روز
جن سے جاری رہے احکام شریعت بمحل
وہ شریعت کہ جو انصاف سے ہو حق کیطرف
وہ شریعت جو یہ معنے ہے ہمہ علم و عمل

ضرب

کہیئے انصاف سے ہو حق کیطرف کیا معنے
ہادی و رہنما کچھ نہین تھا جس کا محل
اور ہو حق کے مقابل ہے ہمہ یعنی جہ
یان بھی ہو چاہیئے تھا کچھ بھی جو ہوتی محل

نقد

ملتمس خدمت ارباب خرد ہین یہ حقیر
مین بھی سنی تھا نہایت متعصب اوّل

ضرب

مین بھی سُنی تھا اب و جد بھی مرے سُنی تھے
یون جو کہدیتے تو یہ بھی نہ رہتا مہمل

اولا آپ کی کیا تخصیص ہے جس شیعہ کا نسب نامہ دیکھیئے چار پانچ پشت آگے تو سنی ہی ہی ملینگے آج دنیا بھر مین کوئی شیعہ زمانہ امام تک

نقد

مدتوں دشت ضلالت میں بھٹکتا لیکن
عقل بولی کہ خبردار بس اب راہ پہ چل

ہر دو مذہب کی کتابوں سے کیا استدلال
آگیا جب کہ تمیز حق و باطل کا محل

ہو اعلوم کہ ہے مذہب معلومہ غلط
ٹھیک ہی شیعوں کا مذہب نہیں کچھ شک کا محل

دل میں سوچا میں کہ مرتا ہی کسی روز ضرور
کام آئیگا لحد میں تو یہی نیک عمل

نور ایمان نے جو کی دل میں جڑ اپنی قایم
ظلمت کفر کو ایکدم میں کیا مستاصل

اقربا بعض بنے واسطے میرے عقرب
جس کو پہلو میں بٹھایا وہ ہوا گرگ بغل

میرے بہکانے کی فکریں تو بہت کیں سب نے
للہ الحمد نہ آیا کبھی ایمان میں خلل

ضد

جانتا ہوں کہ تشیع میں ہے تم کو حدت
دل پہ اس وجہ سے ردت کا [illegible] عمل

آپ کی آؤ بھگت کیوں نہ روافض میں ہو
پوچھیں ہر وقت نہ کیوں آپ سے وہ [illegible]

شیرمال و رطب و زردہ و حلوا و پنیر
فلفل و ادرک و پودینہ و ہم سیر و بصل

ترک حق سے جو ملے اطعمۂ ملونہ
خوان اخوان شیاطین پہ ہوئی کھا کے بل

صحبت بد میں جو ہو جائے رکابی مذہب
پیٹ بھر کر ہے وہ احمق نہیں کچھ شک کا محل

اہل سنت کا پیادہ وہ ہوئے جب موٹے
چوسنے خون انہیں کا لگے بن کر کھٹمل

خیر یہ بھی سہی لیکن ذرا سنبھلے بیٹھو
ورنہ اک روز کوئی چٹکی سے ڈالیگا مسل

آپ اور منصب تحقیق خدا کی قدرت
آپ اور پائیں تمیز حق و باطل کا محل

اجی لا حول و لا قوۃ الا باللہ
اقتضا آپ کا ہے محض غلط اور مہمل

مبلغ علم ذرا کیجیے اپنا ظاہر
کون سے علم میں ہے آپکو کچھ بھی مدخل

ادب و منطق و تفسیر و سیر فقہ و حدیث
آپ کس علم کے ہیں ماہر و حبر اکمل

واہ قائم ہوئی کیا دل میں یہ ایمان کی جڑ
جس میں پھول آئیں تبرا کے تو لعنت کے پھل

شجرہ ہے یہ خبیثہ اسے کھود و جڑ سے
اپنے ہاتھوں نہ کرو قبر کو درک اسفل

خلف ابن سبا ہو گئے ۔ الدرکی سعید
اپنے اسلاف کا سب بھول گئے علم و عمل

کی ہدایت جو اقارب نے عقارب ٹھیرے — سمجھے ہادی کو مضل عقل مین آیا یہ خلل
ختم اللہ علی قلبک تا شد — رہنما کون ہو اُس کا جو ہو گمراہ ازل

نقد

ناگہان خار رہ شوق نے تلوے کھجلاے — کہ اُٹھا ہند سے بہر طرف کعبہ جبل
کہہ کے لبیک مین اس شان سے کعبہ پہنچا — دامن آل عبا ہاتھ مین قرآن بہ بغل
پھر مشرف مین امامون کی زیارت سے ہوا — بڑھ گیا رتبہ مین شاہون سے کبھی یہ عبد اقل

ضرب

کیا کہا "خار رہ شوق نے تلوے کھجلاے" — ہے یہ مجذوب کی بڑ یا کسی پاگل کی ٹل
خار رہ کہتے ہین کس کو ہمین معلوم نہین — اسقدر رہجل یہ یہ شور و شغب ہے مہمل
خار رہ وہ ہے جو ہو سیر و سفر سے مانع — اب کہو وہ "خار رہ شوق" کا تھا کب یہ محل
خوب پامال کیا شوق کو کیا کہنا ہے — آگیا تلوون مین جسکا تھا کبھی دل مین محل
معنوی سقم ہے یہ بھی کہ مسافر کے پاس — تلوے کھجلانے کو خار آتا ہے کب کیجیے بھل
گھر مین جب تلوے کسی شخص کے کھجلاتے ہین — کانٹون کی پیاس بجھانیکو وہ جاتا ہے نکل
مطلع ذوق مین دیکھو کف پا کی خارش — بن گئی مژدہ پے خار ۔ کہ تھا اسکا محل
سین ساکن کے جو بعد آیا ہے شین مفتوح — کیا تلفظ نہین اس شان کا ٹھیرا اثقل
خیر یہ تو کہو قسمت سے ملی یا کہ نہین — خاک بوسی در پاک نبی مرسل
گر ملا تھا وہ شرف ذکر یہان کیون نہ کیا — اور جو محروم رہے حبط ہوا حج کا عمل

نقد

چند اشعار لکھے مدح علی مین مین نے — کہ بخت جاگے کہ دن نذر امام اوّل
ناظرین آپ ہین اس بات سے بیخبر ہونگے — ایک صاحب ہین بڑے شاعر بیمثل و بدل
مدح حیدر مین قصیدہ جو انھون نے دیکھا — اُسپہ ایراد کیا اک برپا و بہ و غل
نام سے غیر کے شائع کیا اُس کو لیکن — نام اپنا نہ لکھا یہ بھی ہے اک مکر و دغل

[1] رخصت اے زندان جنون زنجیر در کھڑکائے ہے ذوق — مژدہ خار دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہے

ضرب

شوق سے مدح لکھو جا کے نجف نذر کرو — یہ تو ہی فخر و مباہات و مسرت کا محل
دخل کیون مدح مین تعریض و تعصب کو دیا — مدح کی طرح سے کیا قدح بھی ہی نیک عمل
اُس کی تنقید تھی اس وجہ سے ہم کو لازم — کہ عقیدے مین مسلمانون کے آئے نہ خلل
تم مصنف ہو قصیدے کے تو ہم ہین نقاد — غیر کے نام کو دونون مین نہین کچھ مدخل

نقد

چونکہ ہی نہی عن المنکر و امر معروف — اہل اسلام پہ واجب نہین کچھ شک کا محل
مین نے لکھا ہی جو ایسا اسلیے اسکا وزر — کب سزاوار توجہ ہی بیان مہمل
نکتہ اک یہ بھی ہی اِس مین کہ بن سفیان شقی — تب لڑے جب ہوے مجبور امام اوّل

ضرب

آپ بھی آمر و ناہی ہین خدا کی قدرت — ہان یہ کہیے کہ تقیہ تو نہین مستعمل
جو تقیہ نہ کرے اسکا نہین کچھ ایمان — قول ہی حضرت باقر کا یہ بے نقص و خلل
کتب شیعہ سے ثابت ہے کہ دنیا مین رہا — بے ضرورت بھی تقیہ پہ امامون کا عمل
مسئلے جبکہ امامون نے غلط بتلائے — امر او نہی پہ کیا تم سے بھلا ہو گا عمل
تھی خلافت کیلئے جنگ بن سفیان غرض — ق — ہتک ناموس نہ تھی جرأت غیر کا محل
ہوے تفویض سے بدنام امام ثانی — چھوڑا ثالث نے تقیہ کو تو دیکھا مقتل
ردّ تنقید مین تم کرتے ہو کس کی تقلید — تم کو ان تینون مین مرغوب ہی اسکا عمل

نقد

واہ اے ناظر ہر منظرۂ علم و عمل — سرگروہ فضلا شاعر بے مثل و بدل
خوب تقریظ قصیدہ کی ہمارے لکھی — بلکہ تنقید کا بھی لفظ کیا مستعمل
ہی نہ تقریظ نہ تنقید حقیقت مین ہی یہ — ایک مجموعہ اقوال ضعیف و مہمل

ضرب

واہ ای عاشق معشوقۂ دنیائے دنی — سرگروہ شعرا ناظم بے مثل و بدل

خوب تقریض کی تردید یہ تم نے لکھی ۔ نقد تنقید کا بھی لفظ کیا مستعمل
ہے نہ تردید حقیقت میں نہ نقد تنقید ۔ بلکہ مجموعۂ اقوال سخیفہ و مہمل
خوب قائم ہوئے اُن جاہلوں کی سنت پر ۔ سب و شتم پہ جو بحث میں کرتے ہیں عمل
اہل سنت کوئی دیکھے نہ خریدے اسکو ۔ فقرہ ہر لوح پہ لکھا ہے بقانون جہل
پردہ بانی بھی ہے اور خوف گلوگیری بھی ۔ کہ ہوئے جاتے ہو پردہ میں نظر سے اوجھل
رخ دکھاتے بھی نہیں آنکھ چراتے بھی نہیں ۔ مونہہ پہ گھونگھٹ ہے مگر دیدہ ہے کتنا چنچل
تم کو شاید نہیں ناظر سے بڑا تھا پالا ۔ نکلی جاتی ہے بس اب دیکھو تمھاری چھل بل

نقد

آپ کی قابلۂ طبع سے واقف ہوں حضور ۔ دائی سے پیٹ چھپانا ہے حماقت بے مثل
کوئی معشوق ہے اس پردۂ لفاظی میں ۔ عاشق شوخ طبیعت کی نظر سے اوجھل
خوف کچھ پردہ دری کا نہ کریں آپ مجھے ۔ کشف استار کی عادت نہیں باللہ اجل

ضرب

آپ کی حاملۂ فکر سے دیکھی بھالی ۔ دائی سے پیٹ چھپانا نہیں ممکن بحیل
کوئی کچھ فہم سے لپٹی ہے تمھارے شاید ۔ جسنے ڈالا ہے تمھاری شکم عقل میں بل
حضرت موسی کاظم کے جو پیرو ہوتے ۔ کشف استار کے ڈر سے نہ ہوئی اعطل
سن لو اک مسئلہ اور پڑھ لو فروع کافی[1] ۔ ہو گئے دل شاد شب روز کرو اُسپہ عمل
دبر ہر دو سرینوں میں ہے خود ہی پنہاں ۔ نورہ لگجائے قبل بھی ہو ستر پہ [illegible]
ہو برہنہ تو فقط نورہ لگا کر پڑھ لو ۔ کچھ نمازوں میں نہ عریانی سے آئیگا خلل
چاہیے لفظ اجل پر تو الف لام ضرور ۔ ہے غلط تم نے جو لکھا ہے یہ باللہ اجل

تنقید

ہاں یہ منظور ہی مجھکو ہے تحصیل ثواب ۔ خامۂ عجز نشانہ کو بناکر مصقل
زنگ تعریض و تعصب نفس کذب و غلو ۔ سب مٹا کر میں اسی آئینہ پہ کردوں صیقل

[1] دیکھو فروع کافی کتاب الزی و التجمل صفحہ ۱۱ نیز اسی صفحہ میں ہے کہ امام باقر کا نورہ لگا کر لوگوں کے سامنے برہنہ ہو جانا مذکور ہے ۱۲

نقد

آئینہ لیکے ذرا شکل تو اپنی دیکھو
کہ اسی موتھ سے یہ دعویٰ اشعار غزل

یہ تو کہیے نفس کذب و غلو کیا معنے
نفس اینجا شدہ در معنی دم مستعمل

فرض کیجے کہ دم کذب و غلو ہی ہوتا
کیا نہ تھا اس سے کوئی نقش معانی میں خلل

نفس اور نقش بھی بیجا ہی طوالت تا کے
مختصر یہ کہ رہے تینوں[1] کے تینوں مہمل

ضرب

آئینہ دیکھ کے جاہل کو نہ ہو کیوں حیرت
پھٹے موتھ سے جو کرے دعویٰ اشعار و غزل

اصطلاح دم و آئینہ بھی معلوم نہیں
کو دون کچھ دیکھے پڑھے تھے کہ دیکھی جاہل

نفس کذب ہے دھندلا جو گیا آئینہ
مین نے چاہا کہ کرون خاتمہ بحث سہل

دم ہی کے معنوں میں ہاں منہ نفس نظم کیا
کھا گیے دیکھیے اب آپ ہی دھوکا ڈبل

موتھ کی خود کھا کے مرے دم میں جو آئی تو کہا
نفس اینجا شدہ در معنے دم مستعمل

نفس و نقش کی تجنیس کا اب حال کھلا
تینوں کا لفظ کیا آپ نے جب مستعمل

ورنہ ظاہر ہی ایک عالم سمجھے کو یہ بات
نقش کے لفظ کا اس جا تھا بھلا کون محل

اس پہ پھر طرہ یہ ہی اُن کو بتایا بیکار
آپ پھر ہوتے کہاں تینوں جو ہوتے مہمل

کیا جھپیٹے میں جہالت کے تم آئے افسوس
نقش کی خوب کہی واہ جناب اوچھل

کیا عجب ہے کہ جو ہو آسیب تعصب کا گزر
ننگے سو رہتے ہو ہاں ڈالو الٹ کر آنچل

چوڑیاں پہنے تو ہو گھر سے نہ باہر نکلو
اور حفاظت کے لیے پہنو گلے میں ہیکل

قصیدہ

آجکل جانب قبلہ ہی گھٹاؤن کا عمل
سایہ دامن رحمت ہی کہ کالا بادل

تنقید

جانب قبلہ گھٹاؤن کے عمل سے کیونکر
سایۂ دامن رحمت ہوا کالا بادل

تھا جو مطلب اُسے الفاظ ادا کر نہ سکے
اپنے حرفوں کی طرح رہ گیا مطلع مہمل

[1] ظاہر ہی کہ تینوں کے لفظ سے مراد آپ کی حضرات خلفائے ثلثہ ہیں یہاں تا پیرہن تبرا کیے اور دشمنان آل رسول میں داخل ہو گئے

نقد

اہل انصاف ہی سمجھینگے کہ ہی مہمل کون ؟ / یون زبان مونھ مین ہی چاہو جیسے کہدو مہمل
خشک ہی مزرعۂ عقل تو کیون کر سمجھو / سایۂ دامن رحمت ہی کہ کالا بادل
بات سمجھانے کی ہو گر تو کوئی سمجھائے / ایسے نافہم سے سمجھے غضب عز وجل

ضرب

اہل انصاف ہی سمجھینگے کہ از راہ شعور / شعر کہنے کی نہین تم کو ذرا بھی اٹکل
کفر ظلمت ہی اور ایمان ہی نور روشن / شاعرون مین ہی یہی تشبیہ تو ہے مستعمل
اب ذرا سوچو ذرا غور کرو بہر خدا / کیسے رحمت ہو بھلا کالی گھٹا کا کیا عمل
کیا تمھارا یہی ایمان ہی کہ رحمت سمجھو / ظلمت و کفر کا ہو جائے جو قبلہ پہ عمل
تو سنو محسن مرحوم کا اک شعر یہ ہے / اس قصیدہ مین کہ ہی قافیہ جسکا بادل
جانب قبلہ ہوئی ہی یورش ابر سیاہ / کہین پھر کعبہ مین قبضہ نہ کرین لات و ہبل
عوعوسک کا گمان مزرعۂ عقل پہ ہی / خلق مین کب سے تمھارے ہی تشویش کا خلل
غضب عز وجل بھی ہی سفیہانہ کلام / کیا یہ سمجھے ہو کہ ہی نام خدا عز وجل

قصیدہ

رعد کا شور ہے یون داخل تسبیح خدا / جسطرح جزو اذان حی علے خیر العمل

تنقید

کسی تسبیح مین داخل ہی کہان رعد کا شور / رعد خود کرتا ہی تسبیح خدا عز وجل
ہی یہ تشبیہ غلط اور الف لام الفظ / یون لکھو جزو اذان حی علے خیر عمل

نقد

اعتراض آپکا بیجا ہے سراسر بے اصل / یا سمجھ کی ہی خطا یا کہ ہے بیکار زٹل
دیکے خود مصرعۂ ثانی مین یہ لکھتے ہو جناب / رعد خود کرتا ہے تسبیح خدا عز وجل
رعد کرتا ہی جو تسبیح تو پھر اسکا شور / کیون نہین داخل تسبیح خداوند اجل
سہو کاتب سے الف لام جو داخل دیکھا / مل گیا خامۂ ایراد کو اچھا مدخل

قصیدہ

سنگ اسود کی ہے تقبیل کہیں ہر ساعت — وقف عرفات کی تعمیل کہیں سر کے بھل

تنقید

نقص یہ بھی ہے کہ ساکن ہوئی را سر وقفا — سر کے بھل وقف کی تعمیل سرا پا مہمل

نقد

واقعی کاتب مطبع سے ہوئی یہ غلطی — ورنہ تھا اصل میں یون شعر وہ با استدل
سنگ اسود کی ہے تقبیل کبھی ہر ساعت — جادۂ راہ کی تعظیم کہیں سر کے بھل
اور مسموع نہیں ہے جو ہے عذر معقول — ہوگا پھر ناحق توجیہ سے یون عقدہ حل
جب ضرورت ہو تو جائز ہے سکون اپ وسطے — قاعدے میں نہیں اسکے لیے مخصوص محل
سر کے بھل وقف کی تعظیم بھی مہمل ہے — پھر تعظیم مجازاً ہو اگر مستعمل

ضرب

واقعی کاتب مطبع ہے تمہارا استاد — فکر کے اصلاح جو الفاظ کو دیتا ہے بدل
عذر مقبول ہے توجیہ نہیں ہے معقول — قاعدہ دیکھو اگر وہی ہو خدا نے اکمل
آ نہیں سکتی تھی کیا وزن میں را مفتوح — بے ضرورت ہے سکون متحرک مہمل
سر کے بھل وقف کی تعمیل ہو گر آج رواج — کیا عجب سجدہ کی تعمیل ہو کل پاؤں کے بھل
قسم کھاتے نہ یہ جو مصرع ہو کے لکھاتے — بے الف لام کے پھر لکھ دیا یا بدل

قصیدہ

زہرہ بھی لے کے چلا میں طرف نجم قدیم — نشہ میں لب پہ ہے تکرار خوشا کے بدل

تنقید

زہرہ بھی لیکے چلے تم تو یہ نشہ کیسا — کوئی کیا سمجھے بھلا مصرعہ ثانی کی زٹل
آپ نے بزم میں کہاں نشہ ہے، توبہ توبہ — زہرہ کی کاٹ ہے کہ ٹھہرے گی وہ ہوگی بوتل

نقد

گنگیا کرتا ہے حسب علی کا نشہ — اسکے متوالون کو کیا چاہیے وقت اور محل

سیکدہ اس کا بلا شبہہ غدیر خم ہی
دوستون کو ہی یہ تریاق عدو کو حنظل

دیکھیے شان علی مین یہ محمدؐ نے کہا
سبکے مولی ہین مرے مثل علی اکمل

موںھ سے نکلا تھا کسی شخص کے بخٍ بخٍ
بے دھڑک آپنے کیون کہہ دیا اسکو زٹل

زمزمی لیکے چلا تھا طرف خم غدیر
اسلیئے نشہ تھا زمزم کو یہان کیا مدخل

ہو جو مے خوار وہی خوب سمجھ سکتا ہی
کہ یہ جھگڑا۔ وہی رنگی کی ہی رنگین بوتل

کسکے مذہب مین بتا دیجیے جایز ہی نبیذ
دیکھیے اپنی کتابون کو جو شک ہو بیمحل

نام کیون لون مین بڑے لوگ بھی پیتے تھے مگر
بلکہ اس شغل مین کہیے انھین نمبر اوّل

ضرب

رفض اور حب علی جمع نہین ہو سکتے
اسلیے آپکا دعوی ہی سراسر مہمل

سبکے مولی ہین علی اسمین تو کیا شک ہے مگر
لفظ مولی مین ہوئی عقل رد رفض مختل

موںھ سے اس شخص کے نکلا تھا بخٍ بخٍ
مشورت جسکی موافق تھی یہوجی منزل

تہنیت اسنے ادا کی تو ہوے یہ الفاظ
موجب خرمی و نازش امام اوّل

باعث نشہ جو چلتا تھا سوے خم غدیر
زمزمی لیکے چلا کہنے کا تھا کون محل

ہو گا شاید یہ ارادہ کہ بھر و تم اسمین
آب زمزم کو بہا کر ابھی جھگڑا کا وحل

لاے حنظل کو مقابل مین جو تریاق کے تم
ہو گیا حکمت شعری کا سفاہت سے بدل

ایک ہین آپکے نزدیک اگر خمر و نبیذ
پھر تو بیشک ہے دماغ ستکا آفت سے خلل

فقہ شیعہ مین وضو بھی تو ہی جایز بہ نبیذ
دیکھ لو اپنی کتابون کو تو شک جاے نکل

نام لیتے ہوے کیون شرم تمھین آتی ہی
ہان کہو کون تھے اس شغل مین نمبر اوّل

لیکن اتنا بھی رہے یاد جو ہی خوف خدا
لعن جھوٹون پہ ہوا درج کتاب منزل

قصیدہ

دیر سے تاک مین ہین ساغر مے کے ہم رند
دے جو دنیا ہو کر اے دل ہی نہایت بے کل

تنقید

یہ تو ہی صاف مقام طلب و رجا سول
دیر سے تاک مین ہونیکا نہین ہی یہ محل

تقدم دیکھو النجم ۱۲

نقد

ساغر مے کو طلب کرتے ہو اور کہتے ہو
دیر سے تاک میں ہیں - قول ہے یہ بے اٹکل

حالت منتظرہ کا فقط اظہار ہے یہ
سمجھے کیا آپ خدا جانے - ہے حیرت کا محل
ساغر مے کی طلب میں یہ کہا ہے میں نے
دیر سے تاک میں ہوں - قول نہیں بے اٹکل

ضرب

حالت منتظرہ ہوتی ہے ظاہر - لیکن
تاک میں ہونے سے یہ پہلو بھی آتا ہے نکل
کہ اگر دے گا نہ ساقی تو اڑا لو گے تم
اسلیئے جاؤ طلب میں نہیں اسکا ہے محل
اب بھی آئے نہ سمجھ میں جو زبان کا نکتہ
لکھنؤ جا کے کسی اہل زبان سے کر حل

قصیدہ

دے وہ مے نشہ میں رستہ بھی جو بھولوں تو فلک
ہر قدم داغ جگر بڑھ کے دکھائے مشعل

تنقید

مے کی تعریف ہوئی اس سے بھلا کیا ظاہر
بڑھ کے داغ جگری نے جو دکھائی مشعل

نقد

شعر کا میرے جو مطلب ہے وہ سمجھی نہیں آپ
کیوں دکھایا ہے اظہار لیاقت کس بل
نشہ میں راہ بہک جاتے ہیں اکثر سمجھے اہل
دن ہو یا رات گلستان ہو یا ہو جنگل
طالب اس بادۂ خوش کیف کا ہوں ساقی
جسکے نشہ میں نہ ہو راہ بہکنے کا خلل
اور بالفرض جو بہکوں بھی خصوصاً فلک
خود مرا داغ جگر بڑھ کے دکھائے مشعل
کیا ہے یہ مرتبہ ہر نشہ مے کو حاصل
کیا نہیں ہے صفت بادہ یہ بے سقم و خلل

ضرب

ظلمت فکر میں کیا دور کی سوجھی ہے تم کو
جب چسپاں ہے اندھیرے کی اور اندھے کی مثل
ٹھوکریں کھائی ہیں تاویل میں تم نے کیا کیا
عقل سے اونٹ کی پھر بھی نہ ہوئی سیدھی کل
پہلے ثابت کرو داغ جگر مے کا رہنا
تا کہوں معنے مغفر و منہ بہم دست و بغل
مے جو گمراہ کرے یا کہ بھلا دے رستہ
کیا غرض داغ جگر کو کہ دکھائے مشعل

چور کی داڑھی کا تنکا نہین دیکھا اُس وقت — جب اماموں پہ لگی تہمت وزدیٔ عسل [۱۵]

ہو امامت کا تو کیا ذکر الوہیت مین ہا — ڈال رکھا ہی تمھارے ہی اکابر نے خلل

ہی کہین جہل و بدا اور کہین اصلح کا وجوب — اِن عقیدون مین سراسر ہی ضلال و ضلل

انبیا کے لیئے وارد ہین روایات صحیح — دیکھ لو اپنی کتب گر ہے بیان طول امل

جبکہ تم ہو ہی نہین رافضی یا ور زاد — سنیون مین ہوئے پیدا رہے سنی اول

پھر ہی حب علی گھٹی مین پڑی کیونکر — ٹھیرے تم شیعون کے نزدیک غلط گو مہمل

لفظ مطلق کے معانی مین یہ حجت ہی فضول — نہین منطق کو تھا ورنہ ذرا بھی دخل

قصیدہ

جز علی کون رہا جنگ احد مین قائم — کسنے خندق مین کیا کفر کا قصہ فیصل

جسکی مثل سہ نو بدر مین کس کی شمشیر — کسنے کفار مین تو اسے ڈالی ہل چل

خیبر فرار کا خیبر مین ملا کس کو لقب — جز علی کون ہوا فاتح صفین و جمل

آجتک ضرب مثل معرکۂ خندق ہی — کہ دو عالم کی عبادت سے تھی اک ضرب افضل

جز علی کون ہوا قاتل کفار عرب — جز علی کون ہوا ناسخ ادیان و ملل

تشبیہ

فرض و واجب تو نہین مدح علی مین تم پر — ذکر بدر و احد و خندق و صفین و جمل

آپ تھے اشجع و کرار بلا شک لیکن — کچھ شجاعت ہی نہین مایۂ فخر اکمل

علم و عرفان و کمال علوی تھا کچھ اور — یاد رہے تم کو فقط حرب و وغا جنگ و جدل

نقد

ترک اوجب ہی اگر ذکر شجاعت نہ کرون — کہ خصائص سے علی کی ہی یہ وصف اکمل

جو بہادر ہین وہی ذکر وغا کرتے ہین — شعلۂ جنگ ہے نامردون کو پیغام اجل

جانتا ہون کہ یہ کیون طبع گرامی پہ گران — ذکر بدر و احد و خندق و صفین و جمل

جھیپ جاتی ہی نگہ ذکر وغا سے اب تک — یاد آجاتی ہی جب حالت پیران دغل

---

۱۵ امام حسین علیہ السلام کا واقعہ جو انھوں نے بیت المال سے شہد لیا تھا اور حضرت علی نے رعایۃً سزا نہ دی دیکھو [illegible]

ضرب

ترک واجب نہ کرو ذکر شجاعت ہی کرو
گو کہ معنی شجاعت سے ہو تم خود اجہل

لو بہادر بنو اذکار وغا سے لیکن ؎
شرط یہ ہے کہ اکاذیب نہ ہون مستعمل

بے خبر کم ہو مغازی و سیر سے قطعاً
ہی تمھارا تو اکاذیب ہر اک یہ عمل

بدر مین کتنے کیئے قتل علی نے بتلا دو
کتنے مقتول احد مین تھے بیان مفصل

ہو جو تعداد یہ کشتون کی شجاعت کا مدار
کیا یہ ممکن ہے کہ خالد سے علی ہون افضل

کون خالد جنھین کہتے تھے نبی سیف اللہ
یہ وہ لا سیف نہین جسکی سند ہے مہمل

یاد و احد جو خدا کو تو کہو یوم احد
سعد وقاص کا بہتر تھا علی سے بھی عمل

پھینکے جا تیر - فدا تجھپہ ہون میرے ماں باپ
سعد سے کہتے تھے اسدن یہ نبی مرسل

حمزہ و مصعب و طلحہ ہون کہ سعد بن معاذ
سعد وقاص سماک اور وہ علی اکمل

سب پہ رکھتے تھے سید انھین جہاد یعنی
مشترک سب مین شجاعت کا ہے وصف اجل

یاد خاتون کے لیئے ہو تو ہو یہ مایۂ ناز
شیر حق کے لیئے کچھ فخر نہین جنگ جمل

باصفا جن کو سمجھتے تھے نبی اور علی
تف ہے تم پر کہ انھین کہتے ہو پران دغل

تنقید

سب تھے غازی و مجاہد وہ مہاجر انصار
ایک سے ایک تھا بہتر زرہ حسن عمل

نقد

مونہہ سے سب کہتے ہوے شرم نہ آئی تمکو
حیف تف ایسی ڈھٹائی پہ ہے زیبا ہر پل

کیا ہے غازی و مجاہد مین شمار ان کا بھی
بھاگ گئے مین تھے جو ہر ایک سے نمبر اول

چھوڑ دین جنگ مین محبوب الٰہی کا جو ساتھ
آپ کہیئے انھین بہتر زرہ حسن عمل

جست و خیز ایسی ہوئی بعض سے تا ہم جنگ
کہ زبان زد ہے ابھی تک یہ کوہی کی مثل

ضرب

یہ گئیں جا کے بصرہ مین اڑا وہ صاحب
کہ وہان کے حمقا مان لین تم کو اعقل

ہم بھلا سنتے ہین کب یادہ ہوائی تقریر
انھین باتون کے لیئے گوز شتر کی ہے مثل

ساتھ اُس سرورِ آفاق کا کس نے چھوڑا
کون مانے گا وہ طبری کی روایات ضعیف
مستند ہون جو تواریخ و سیر دکھلاؤ
لیکن اس کا بھی رہے دھیان کہ مفرور وہ تین
بھاگنا کافرون سے جبکہ ہو جنگ میں کب
اور وہ مسئلہ کیون وضع ہوا یہ دیکھو

بھاگ جانے ہین بھلا کون تھا نمبر اوّل
جن کا راوی ہو سدی یا کہ ہون ابن مفضل
یا کہ وہ پیش احادیث رسولِ مُرسل
کہین ہو جائین نہ داخل وہ امامِ اوّل
مسئلہ سے ہے شرایع کے بھلا کیسا عمل
ہو صراحت سے تو ابلغ یہ کنایہ مُجمل

تنقید

جز علی کون ہوا قاتل کفار عرب

دیکھو تاریخ و سیر کو تو یہ عقدہ ہو حل

نقد

خیر تاریخ و سیر کی ہین کتابین جتنی
ایک دلی سے رسالہ ہین دکھادے کوئی

میرے مقصود وہ ہین دال بطورِ اکمل
کی ہو اصحاب ثلثہ نے کہین جنگ و جدل

ضرب

معرکون مین خلفا بھی رہے حاضر ان رات
اور بالفرض نہ کی جنگ تو کیا نقصان ہے

دیکھو اخبار مغازی تو یہ شک جائے نکل
وُزرا سے کبھی ہوتے ہین مجاہد افضل

تنقید

کون سی شرع کے بانی تھے جناب حیدر

کسطرح آپ ہوئے ناسخ ادیان و ملل

نقد

کیا نہین محو کیے آپ نے باطل مذہب
جو کہ ہو ماحی ادیان زبون دنیا سے
صاف قرآن و احادیث سے یہ ثابت ہے
بانی شرع محمد تھے جناب حیدر

کیا نہین تیغ سے حیدر کے ہوئے عقدے حل
اسکو ہم کیون نہ کہین ناسخ ادیان و ملل
کہ جہان مین ہین علی نفس رسول مرسل
ناخن تیغ سے سب دین کے عقدے کیے حل

ضرب

وہی زق زق وہی بق بق نہ دلیل ورنہ ثبوت

ہوش کی لیجیے خبر لو یہ بیان ہے کہ زٹل

محو حیدر نے کیا کون سا باطل مذہب
تھی فقط ذات نبی بانی شرع اسلام
اور جو تھے یاور و ناصر خلفا و اصحاب
نفس کے معنی تفاسیر میں دیکھو پہلے

کتنے ادیان کے ناسخ ہیں امام اوّل
تھے فقط ختم رسل ناسخ ادیان و ملل
ایک تھے ان میں علی بھی - چلو قصہ فیصل
ہم بتا دیتے مگر یہ نہیں اسکا ہے محل

تنقید

عہد میں آپکے مفتوح ہوے کتنے بلاد

کتنے ملکوں سے مٹا کفر و ضلال انکا عمل

نقد

کب ملا آپ کو موقع کہ کریں فتح بلاد
عائشہ سے کبھی و غاگاہ بن سفیان سے
جو بلاد عہد رسالت میں ہوے ہیں مفتوح
ہی اگر عہد رسالت میں کوئی فتح و ظفر

خانہ جنگی ہی سے فرصت نہیں پائی کہ ملا
کبھی صفین کا جھگڑا اٹھا کبھی جنگ جمل
سب کے سب تیغ کی حیدر کے نتیجے تھے کیا کل
ختم وہ نام پہ ہے حیدر صفدر کے عمل

ضرب

خانہ جنگی تھی پس از قتل جناب عثمان
لیگئے خلق سے تشریف جو محبوب خدا
وہ پیمبر کی دعا اور وہ تائید الٰہ
سب تھا بیکار و عبث - کافی تھی تیغ حیدر
کام جو ملکے ہزاروں نے کیا تھا اسکو

تینوں عہد و تینوں خلافت کے تھا اسکی خلل
تیغ سے دست یداللہ ہے کیوں اول
نصرت و فتح ملک غازیوں کا جہد و عمل
سوچو کیا کہتے ہو - کیوں عقل میں آیا ہے خلل
جو کوئی ایک کا سمجھے وہ ہے اکذب اجہل

تنقید

کسنے پھیلائی ہے دنیا میں ضیائے اسلام

ظلمت کفر کو ہے کس نے کیا مستاصل

نقد

کسنے پھیلائی ہے خیر اسکو تو سب جانتے ہیں
ضرب وہ تیغ شرربار علی ہے جسنے
نور سے احمد و حیدر کے ضیا سے اسلام

کر دیا ہاے یہ ہے کسنے کیا نہ بیکل
ظلمت کفر کو دنیا میں کیا مستاصل
ہے زمانہ میں جو شک اس میں کرے ہے مہمل

ضرب

تم نے پھیلائی قصیدہ مین جو تاریکی جہل
کر دیا ہم نے یہ تنقید اُسے مستاصل

نقد تنقید مین کرتے ہو جو بوڑھے غرّے
اسکے پڑھجائیگا تہذیب و متانت مین خلل

نور سے احمد وحیدر کے تحسین کیا مطلب
جبکہ ہو قہر الٰہی سے تم اعمائے ازل

ہو ولی شامت ردّ سے تمھارا طاغوت
ہو یہ اخراج من النور اسی کا تو عمل

ظلمت کفر کو وہ تیغ مٹاتی کیونکر
زنگ خوردہ رہا پچیس برس جسکا پھل

تنقید

سچ کہو وہ سپے کفار اشدا تھے کون
آئی کسکے لئے قرآن مین کزرعٍ کی مثل

نقد

آپ کیا سمجھے اشدائے سے ہین کون مُراد
کیا ہین وہ لوگ جو بھاگے دم پیکار جدل

شان مین اس کی یہ آیا ہی کتابین دیکھو
ضرب سے طاعت کونین سے جس کی افضل

باغ دین جس کی ہی آب دم شمشیر سے سبز
ہی اُسی کے لئے قرآن مین کزرعٍ کی مثل

ضرب

واہ کیا علم ہی تفسیر کا ماشاء اللہ
واہ کیا خوب سمجھتے ہو کتاب منزل

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ صرف علی تھے تنہا
صیغہ جمع کا واحد سے ہوا خوب بدل

رحما اور اشدا کا ہی وہ احد مصداق
ایک ہی نفس پہ صادق ہو کزرعٍ کی مثل

ہمبرین طرز جو قرآن مبین را خوانی
ببری رونق اسلام وشوی ضال و اضل

ہی کلینی مین جو درباب جہاد و دعوت
دیکھ لو کھول کے آنکھین وہ حدیث اطول

صاف لکھا ہی کہ اتباع نبی کے اوصاف
ذکر کرتا ہی اس آیت مین خداوند اجل

کون وہ قوم تھی جسکو کہ اولی باس شدید
کہتا قرآن منزل مین ہی خلاق ازل

دعوت خلق الی اللہ تھی کس کا منصب
اور جہادون سے کیا کسنے عمل وہ عمل

قصیدہ

جز علی کس کی خلافت تھی ضروری ایسی
کہ ہوئی آیۂ بلّغ سے سو کلّا یہ محل

تنقید

ذکر ہے آیۂ بلّغ کا یہاں بے موقع
دیکھو تفسیروں مین اس آیہ کی تم شان نزول

مدح لکھو مگر ایسی تو اڑا دو نہ زٹل
تاکہ لاحق نہ رہے چشم عقیدت کو سبل

نقد

مقصد آیہ بلّغ مین بھی ہے تم کو کلام
ہو چکی ہین فریقین مسلم جو بات
مین بتا دون گا - پتہ دونگا تفاسیر کا بھی
در منثور جو تفسیر ہے اُس مین دیکھو
دیکھین اسباب نزول آپ ہے پتا نزول
واحدی ہی نہین اس راہ کا سالک تنہا
منزلت صاحب حلیہ کی تو ہو گی معلوم
ہے غزالی کی عبارت جو حواشی مین رقم
ابن مسعود جو فرماتے ہین وہ بھی سن لو
نام حیدر مع مولا تھا اس آیت مین رقم
باب مین اسکے جو تحریت [illegible]
خود ہی ایمان سے کہدو کہین قرآنکی قسم

جز جہالت اسے کیا سمجھینگے ارباب عمل
اُس مین تکرار عبث چون و چرا ہے مہمل
تاکہ باقی نہ کسی کو رہے حجت کا محل
عین مضمون یہ عینی مین بھی آئیگا نکل
بحث کیا اُسمین مفصل ہے کہ اسمین مجمل
ہم قدم حافظ و رازی بھی ہین با صد و عمل
پھٹے ہے جامہ تفسیر کلام منزل
دیکھئے اُسکو اگر ہو نہ بصارت مین خلل
کہتے ہین زندہ تھے جس وقت نبی مرسل
بعد احمد کے گیا نام علی اس سے نکل
اب بھی شک ہو جسے انصاف مین اسکی ہے خلل
کسکے باعث سے یہ قرآن مین ہوا رد و بدل

ضرب

مقصد آیۂ بلّغ نہ کیا تم نے بیان
ہے وہی شیوۂ تدلیس وہی عادت کذب
ہو چکی ہین فریقین مسلم کیا بات
حلیہ و واحدی و عینی و در منثور
تم سمجھ سکتے ہو معنے حدیث و تفسیر
اب چھچھوندر بھی لگاتی ہے چمیلی کا تیل

لکھے فقرے تو بہت با دہوائی مہمل
جسنے بنیاد کو مذہب کی کیا مستاصل
شرح کچھ اُسکی کرو چھوڑو نہ اُس کو مجمل
تم نے دیکھی ہین یہ تفسیرین بچشم کحل
تم سے غزالی و رازی کی عبارت ہوئی حل
صادق آتی ہے انھین دعوونپہ بالکل یہ مثل

بوجھ لادا جو کتابون کا تو حاصل کیا ہے
کس مفسر نے یہ لکھا ہی اس آیت کے لئے
کس محدث کا ہی یہ قول کہ یہ آیہ پاک
ثعلبی کی وہ حدیث اور وہ حافظ کا قول
سب کے نزدیک روایت سے درایت سے ہے
سرّ عالم نہین تصنیف ہی غزالی کی
ہو موالات اگر مقصد بلغ بالفرض
ابن مسعود کا جو قول کیا تم نے ہے نقل
منکر صحت قرآن ہی فریقین مین کون
کی شکایت ہو جو نام اپنا نکل جائیگی

حمل اسفار تو ہی کار حمار ارذل
کہ خلافت کی ہی نص بہر امام اول
شان مین حضرت حیدر کی ہوا تھا منزل
مانتے کب ہین جو اس فن کے محقق ہین اجل
حرث فہری کا وہ افسانہ وضع اور وحل
افترا ان پہ ہے یہ از رہ تدلیس و دغل
اسکو اثبات خلافت مین بھلا کیا مدخل
اسکے اسناد صحیحہ[1] کو نہ چھوڑو مہمل
اسکے نزدیک محرف ہی کتاب منزل
لاؤ دکھلاؤ کوئی قول امام اول

نقد

لفظ مولی کے معانی مین بھی حجت ہی فضول
انما سے ہی جو آغاز وہ آیت دیکھو
کہ تمھارا ہی ولی صرف خدا اور رسول
جن سے قائم ہی صلوۃ اور وہ دیتے ہین زکوۃ
ہی تفاسیر مین مذکور کہ یہ آیۂ پاک
ثعلبی ہو کہ حسینی ہو کہ نیشاپوری
یعنے مسجد مین نبی کی کیا سائل نے سوال
آپ نے دیدی انگوٹھی اسے بر وقت رکوع
بعد حیدر کے ہوے اور بھی جو گیارہ امام
جمع لفظ آ ہی اسیواسطے اس آیت مین
منحصر ہوگئے خود حصر سے معنی ولی

دیکھو قرآن مین ہو جائیگا یہ عقدہ حل
سورۂ مائدہ مین کہتا ہی خود عز وجل
اور وہ ایمان جو لائے ہین بوجہ اکمل
جبکہ راکع ہون ہم طاعت خلاق ازل
شان حیدر ہی مین آیا ہی نہین شک کا محل
تینون تفسیرین ہین بیضاوی ہی ہمدست و بغل
طاعت رب مین تھے اُس وقت علی اکمل
اک گدا ہو گیا رتبہ مین سلیمان بمثل
سب ہوے ہادی دین مثل امام اول
تا کہ معنے یہ رہے شامل ہر فرد اجل
رب مین احمد مین علی مین نہین کچھ شک کا محل

[1] قطع نظر صحت اسناد سے یہ کیسی روایت مین نہین ہی کہ حضرت علی کا نام اس آیت مین نازل ہوا تھا کسی نے از راہ تحریف نکال ڈالا جیسا کہ آپکا [illegible]

ضرب

تم بھلا اسنے ہوا ہو ولی کیا جانو ہا
عالمون سے نہ ہوی جبکہ یہ عقدہ کبھی حل

متصرف ہین کہان معنے لفظ مولےٰ
ان معانی مین کہان لفظ یہ ہے مستعمل

جسقدر گزرے ہین اب تک علماے شیعہ
ہوش اس آیہ کے معنی مین ہین سب کے مختل

دیکھتے ہو نہ سباق اور نہ سیاق آیت کا
محض تاویل یہ تسویل یہ رکھتے ہو عمل

مومنون کی ہی موالات کا آیت مین بیان
کچھ بھی تخصیص نہین پھر امام اوّل

اہل ایمان کے جو اوصاف ہوے ہین مذکور
جسمین ہون وہ ہی ولی ایسین نہین شک کا محل

نہین ثابت ہے انگوٹھی کی عطا وقت رکوع
اس روایت کی اسانید مین پیدا ہی خلل

ثعلبی و احدی و ابن مغازی کا بیان
معتبر کب ہے بہ پیش علماے اکمل

اور علامہ حلی کا وہ قول اجماع
فی علیؑ نزلت ہوچکا ثابت ابطل

جو لوارق مین لکھا ہی وہ سراسر ہی غلط
کب ائمہ کا اس آیت کے موافق تھا عمل

دی ہی انگشتری کس کس نے بہنگام رکوع
لاؤ گر جھوٹی روایت بھی کوئی آئے نکل

جبکہ محروم ولایت سے رہے گیارہ امام
فائدہ کیا جو ولی ٹھیرے امام اوّل

دوست بنتے تو ہو لیکن ہو محبّ نادان
تم سے خوش ہون گے بھلا کب وہ علیؑ اکمل

نقد

رہ گیا امر خلافت مین جو باقی جھگڑا
ٹھیر و دم بھر مین ہوا جاتا ہی وہ بھی فیصل

دیکھیے چند کتابون کا پتہ دیتا ہون
سنیون ہی کی ہین غیرونکو نہین کچھ مدخل

دیکھیے بیہقی و ابن ابی حاتم نے
اپنی تفسیر مین جو لکھی ہین بہ طرز مجمل

ثعلبی ابن جریر اسکو ہین لکھتے باہم
اور تفسیر معالم مین بھی آئے گا نکل

طبری ہو کہ ہو تہذیب معارج دیکھو
مثل کامل کے ہین اخبار مین فرد اکمل

کنز عمال و دلایل مین بھی تحریر ہے سب
لکھتے ہین آپ کے پھر خاص امام حنبل

حکم رب پیش نبی لائے یہ اکدن جبریل
کر عزیزون پہ بھی تبلیغ رسالت بہ محل

مجتمع سب کو کیا آپ نے بعد اسکے ہوے
یون گہر سنج لب لعل نبی مرسل ہا

بھائی میرا یہ خلیفہ ہے وصی ہے میرا — یہ علی دونوں جہان میں ہے امام اول
شور سے جا جا کے سقیفہ میں کیا کیجیے آپ — ہو چکا پہلے ہی یان امر خلافت فیصل

ضرب

ہیں فضائل میں حدیثیں جو صحیح اور سقیم — سب کی سب وہ ہیں کہاں قابل اذعان عمل
اُن سے جو باب خلافت میں کرے استدلال — اہل تحقیق اُسے سمجھینگے بے شک مہمل
تام گنوائے کتابوں کے بہت سے تمغے — تا کہ جانیں جہلا تم کو محقق اکمل
پر تمیز اتنی کہاں تم کو کہ دیکھو سمجھو — مستند کونسی تفسیریں ہیں سقیم و خلل
اور احادیث میں ہے کون قوی کون ضعیف — کون موضوع روایت ہے بقول فیصل
دیکھو علامہ حلی کی وہ تالیف لطیف — ہے یہی منہج ثالث کی دلیل اوّل
اسکی تردید بن تیمیہ کابل نے — کی ہے منہاج میں کسطرح بطرز اکمل
کچھ خبر بھی ہے تمھیں - یہ کہ کہاں کب کس وقت — آیت انذار عشیرت کی ہوئی تھی منزل
اور انذار کی تعمیل ہوئی تھی کیونکر — جمع تھے کتنے عزیزان نبی مرسل
کسقدر فصل زمان انذر و فتح میں ہوا — اور اُس وقت تھی کیا عمر امام اول
علم تفسیر کا تم کو ہے نہ کچھ علم حدیث — سن کے بس نام کتابونکے اڑاتے ہو [illegible]
دین اسلام کی تکمیل نہ ہوگی ہرگز — شور سے سے امر خلافت یہ نہ ہوتا فیصل

نقد

منحصر کچھ نہیں اسلام کی تاریخوں پر — ہے یہ تصدیق انصاری بھی بصدق عمل
کارلایل نے جو لکھی ہے کتاب ہیروز — دیکھیے اُس کو کہ سمجھائیں پہ سب عقدے حل
ڈیونپورٹ اس کو بہ تحقیق رقم کرتے ہیں — نیز سپیکسپیر اگر ہو نہ رہے شک کا محل
کیا گبن کی بھی نہیں لکھی ہے تم نے تاریخ — سب یہ کہتے ہیں کہ حیدر ہے خلیفہ اول
غیر قوموں نے بہ تحقیق اُسے مان لیا — اب تو مجھ کو بھی ہے خدمت میں گزارش کا محل
موت ہے سر پہ کھڑی کیجیے توبہ للہ — کیونکہ غفار ہے تو آپ ہے خلاق ازل
قبر میں جاتا ہے انصاف کا پہلو نہ چھٹے — ہے مناسب کہ دو ملت حقہ پہ عمل

ضرب

تم کو ہی نام کی صحت نہ زبان کا ادراک ‏ کیا گبن اور ڈیونپورٹ سے تم پاؤ گے پھل
نقد ایمان دیا رشوت مین تو ڈگری پائی ‏ چند انگریزون سے جن کا ہے بیان بے ڈھکل
تم نہین جانتے شاید کہ یہ اہل تثلیث ‏ تینون عہدون مین ہوے خستہ و خوار و خجل
آجتک سینون مین وہ کینہ دیرینہ ہے ‏ جس کا اظہار بھی ہوجاتا ہے برقت و محل
اس سے گر قطع نظر ہے تو فقط یہ دیکھو ‏ کون سا ان مین محدث کہ مفسر ہے اجل
کارلائل کا بیان اہتو بہ انداز حدیث ‏ مجلسون مین سر ممبر بھی ہین کرتے خذل
ہم تو ہین مانتے ارشاد حدیث و قرآن ‏ تم کرو شوق سے اقوال نصاریٰ پہ عمل
مگر اتنا تو سمجھ لو کہ ان اقوال کی قدر ‏ خطبون سے نہج بلاغہ کے ہے اکثر کہ افضل
موت ہے سر پہ کھڑی سوچ تو کیا دوگے جواب ‏ جب قیامت مین یہ پوچھینگے علی اکمل
ہم نے تو کی تھی اطاعت ہو تم کیون منکر ‏ پھر گئے کیون خلفا سے بخیال مختل
یاد رکھو کہ نہ پاؤ گے عقوبت سے نجات ‏ نہ کیا تم نے اگر ملت حقہ پہ عمل

قصیدہ

جز علی کون ہوا عالم علم قرآن ‏ بجز علی کسنے کیا سنت احمد پہ عمل

تنقید

تم تو قرآن کو کہتے ہو بیاض عثمان ‏ کسکے عالم تھے بھلا پھر وہ امام اول
اور کوئی دوسرا قرآن ہو تو دو اسکا نشان ‏ جس مین تحریف و زیادت سے نہ آیا ہو خلل
سنت احمد و قرآن سے تم کو کیا کام ‏ فخر زیبا ہے کسے انپہ جو رکھتا ہو عمل
سنت پاک رسالت کے اگر ہو پابند ‏ اہل سنت کے طریقہ پہ چلو سر کے بھل

نقد

لیجے دیتا ہون نشان آپکو اس قرآن کا ‏ جسکے جامع تھے بصد شوق امام اول
اپنے ہی دست مبارک سے اسے لکھا تھا ‏ جبکہ زندہ تھے زمانہ مین نبی مرسل
دیکھو تاریخ سیوطی تو ہویدا ہو یہ حال ‏ صاف صاف اسمین ہے تحریر نہ لغزش نہ زلل

ہے وہ موجود مگر چشم خلائق سے نہاں — کچھ نہ کچھ اس میں بھی ہے مصلحت عز وجل
نفع ہر مطبع کفار ازین بیش بود — آنچہ عثمان برد از جمع کتاب منزل
ساتھ قرآن ہے علی کے تو علی ساتھ اسکے — دیکھو مشکوۃ مصابیح کہ عقدہ ہو حل

ضرب

واہ کیا خوب ہی پایا ہم نے نشان قرآں کا — جو ہمیشہ رہا امت کی نظر سے اوجھل
جس میں آیات تھیں از روی عدد ہفدہ ہزار — جسمیں ران شتر سے تھا زیادہ بوجھل
اپنے ہی عہد میں کرتے اسے رائج ای کاش — سخن حق کو چھپاتے نہ امام اوّل
ہوئی گمراہ نہ امت نہ ائمہ حیران — ہو سنون کا ابھی قرآن پہ رہتا جو عمل
ہو نہاں چشم خلائق سے جو فرقان حمید — نہ رہے ہاتھ میں امت کے جو پہلا ہی نقل
پھر بھلا کس سے تمسک ہو سلا نو تکا — کیسے محفوظ رہے دین خدا عز وجل
برسر دوش ائمہ مفگن اے نادان — وزرا ثام ز اخفاے کتاب منزل
کیسی تاریخ سیوطی تمھیں معلوم نہیں — لکھ چکے ہیں جو تمھارے علما ہے اکمل
مرتضیٰ اور وہ طوسی وہ صدوق قمی — سب تھے قائل کہ یہ قرآن ہے بے نقص و خلل
تھا یہ عثمان کی کوشش کا تصدق ورنہ — پاتے قرآن کی بیعت نہ امام اول

نقد

سنت پاک محمد سے تمھیں کام ہی کیا — سنت حضرت شیخین پہ بیشک ہے عمل
ہوگا شاید عمل غصب فدک بھی سنت — جس سے آزردہ ہوئیں بنت نبی مرسل
نام قرآن کا لیتے ہو تو جی جلتا ہے — کسنے قرآن کو جلایا تھا ہے غیرت کا محل

ضرب

خلق میں سیرت شیخین نہ ہو کیوں مقبول — سنت پاک محمد ہی پہ تھا اُن کا عمل
جیسا معمول پیمبر کا تھا در باب فدک — وہی جاری رہا عہد خلفا میں بہ محل
سنکے ارشاد نبی ہوگئیں راضی وہ جناب — کیسی آزردگی بنت نبی مرسل
پیسیم ابن علی کی وہ کتاب مصباح — دیکھو تا کہ نہ باقی رہے کچھ زیغ و زلل

نوحہ غضب فدک پھر جو کبھی تم نے پڑھا | گریۂ اہل عزا خندہ سے جائیگا بدل
نسخۂ غیر صحیح کا بجا تھا احراق | طعن قرآن کے جلانے کا ہے بالکل مہمل
کیون نہ ہو قعر جہنم مین تمھارا مسکن | نام قرآن کا سنتے ہو تو جاتے ہو جل

نقد

نون کا احمد و قرآن مین کیا کیون اعلان | عربی کا تھا نہ جملہ نہ ضرورت کا محل

ضرب

تھا اسی طرح سے اعلان کا موقع ایسا | جسطرح شیوۂ انسان نہین ہین تھا محل

قصیدہ تنقید

جز علی کسنے پڑھا سورہ توبہ جا کر | ایسے موقع پہ جہان جمع تھے لاکھون اجہل
سورۂ توبہ ہے اک محضر فضیل صدیق | ثانی اثنین کے وہ متن متین و مجمل
شرح تھی اسکی زبان علوی سے موزون | دوسرا کوئی نہ تھا ایسا فصیح و اکمل
شکر صد شکر حق ہے زبان پر جاری | عقدۂ فضل ابی بکر ہوا کیسا حل

نقد

سورۂ توبہ کہا فضل ابو بکر کہا | توبہ توبہ یہ عقیدہ ہے نہایت مہمل
سمجھے کیا غیر سوا اسکے کہ الٹی ہے سمجھ | کرے تفضیح کو تفضیل سے جب کوئی بدل
محضر و متن متین شرح و زبان علوی | سمجھے کیا کوئی مفصل ہے کہ یہ ہے مجمل
پیشگاہ نبوی سے تو جناب بو بکر | متعین ہوے اس امر اہم پر اول
ناگہان جانب حق سے ہوے نازل جبریل | اور یہ کی عرض کہ ہے حکم خداوند جل
کار تبلیغ رسالت ہے نہایت دشوار | کسطرح ہر کس و ناکس سے ہو تعمیل عمل
یا پڑھے جا کے نبی خود اُسے یا نفس نفیس | یا اُسے دے کہ جو ہو نفس نبی مرسل
دیکھو تسلیم نہین نفس نبی غیر نبی | نفس احمد پہ ہے ترجیح کسی کی مہمل
جبکہ ترجیح ہوئی سب پہ تو اسے خرد | ہوگئے آپ ثلاثہ سے بھی بیشک افضل

ذات افضل پہ ہو مفضول کی ترجیح فضول — جز علی کون ہے احمد کا خلیفہ اوّل
ایک سورہ کی بھی تبلیغ کے قابل جو نہ ہو — جسکو معزول کرے مالک یوم عزوجل
عقل انصاف سے دیگی نہ کبھی یہ فتوی — کہ خلیفہ وہ بنے بعد نبی مرسل

ضرب

کیا نہیں سورہ تو یہ بین ہے مدح صدیق — یہ ترا حجت بد ہے یا واقعی تم ہو اجہل
مختصر و متن میں شرح و زبان علوی — آؤ سمجھو یہ صراحت وہ اشارے سے مجمل
قصۂ غار ہے مذکور اسی سورت میں — دیکھ لو ہے اگر ایمان بکتاب منزل
اذہما سے ہے عیان غار میں تھے وہ دونو — جن میں ثانی تھے ابو بکر تو احمد اول
ثانی اثنین سے وحدت کا عجب رنگ لا — فرق دونوں میں سمجھتے وہ جو ہیں بہرہ احول
صاحبیت تھی نبی کی تو معیت حق کی — نکتہ یہ صاحبہ اور [illegible]
جس کی الٹی ہو سمجھ اس سے خدا ہی سمجھے — کیوں فضیلت کو فضیحت سے وہ [illegible]
جب پڑھے نفس نبی جا کے فضیلت کا بیان — کیوں نہ ہو فضل ابی بکر مؤکد بہ محصل
تم نے لکھا ہے جو قصہ وہ سراسر ہے دروغ — عزل اور نصب کا افسانہ ہے بالکل مہمل
کون تبلیغ رسالت پہ ہوا تھا مامور — لائے جبریل کہاں حکم خدا عز و جل
سال ہجری تھا نہم اور امیر حج تھے — وہ ابی بکر جو برحق ہیں خلیفہ اوّل
مقتدا وہ تھے نمازوں میں بھی اور حج میں بھی — اس امارت کا ادا خوب ہوا [illegible]
نہ تو معزول ہوئے اور نہ واپس آئے — یہ تواتر ہے یہ معلوم - نہیں شک کا محل
بعد میں اسلئے بھیجے گئے شیر یزدان — کہ جو تھا مشرکوں سے عہد وہ کر دیں مختل
کیونکہ گھر والوں کی شرکت کے بغیر اہل عرب — مانتے تھے نہ کسی عہد کا عقد اور نہ حل
پوچھا صدیق نے اسنے "امیر ام مامور" — وہ میں ہوں مامور یہ بولے وہ امام اول
اس بیان میں جو ہو شک جا و کتابیں دیکھو — یا کہ ان لوگوں سے پوچھو جو ہیں عالم اکمل
کون کہتا ہے کہ تا دین برات کا کام — ہے خلافت کی سند مہر علی اکمل
ہان یہ دیکھو کہ امامت کا ملا کس کو شرف — مرض الموت میں تھے جبکہ نبی مرسل

مُقتدی ہوتے تھے کسکے وہ مہاجر نصفا
درمیان مین قدم آجائے تقیہ کا اگر

سچ کہو کیا نہ تھے اُن سب مین امام اوّل
سر اخلاص عمل ہو ابھی پامال و غل

قصیدہ

جُز علی کس سے تمسک کی ہوئی ہی تاکید
جز علی نفس سفینہ سے مراد اور ہی کون
یعنے اِس کشتی کے راکب کو ہمیشہ ہی نجات

جز علی کس کی عداوت سے ہی ایمان مین خلل
کشتی نوح کہا کس کو بنی نے بیمثل
غرق انجام تخلف ہی نہین شک کا محل

تنقید

اہل بیت نبوی کی ہی محبت واجب
حصرِ نجاتِ علوی نص سفینہ مین کہان

بالیقین اُن کی عداوت سے ہی ایمان مین خلل
کشتی نوح فقط آپ نہین ہین بیمثل

نقد

اہلبیت نبوی کی ہی سفینہ سے مثال
کل ضروری ہون تو جایز ہی ہر اک جُز کیلئے

داخل اصحاب گرامی نہین جُسمین یہ مثل
حصر کا لفظ ہو گر منفصر و مستعمل

ضرب

عام کو خاص کیا تھی یہ حماقت کیا کم
اہل بیت نبوی کون ہین یہ بتلا دو
کیا ہی اس لفظ کی تعریف معانی کیا ہین
حضرت فاطمہ زہرا بھی ہین داخل کہ نہین
تم تو کیا سارے زمانہ کے روافض مل کر

اُسکی توجیہ جو کی وہ بھی ہی بیچ اور مہمل
بس اسی بات پہ ہو جائیگا قصہ فیصل
اسکا اور آل کا کیا ایک ہے مصداق و محل
اور اولاد ائمہ کو بھی ہی کچھ مدخل
دے نہین سکتے جواب اسکا بعقل مختل

تنقید

یاد رکھو کہ ہین اصحاب نبی مثل نجوم

اقتدا اُنکی رہ دین کے لیئے ہے مشعل

نقد

کچھ نہین نص سفینہ سے تعلق اِسکو
فلک قدر کے انجم ہی اصحاب نبی

اور تعلق ہو تو ہوتے ہین معانی مہمل
نحس ہین بعض کو اکب بھی نہین شک کا محل

ضرب

کیون نہین نص سفینہ سے تعلق اِسکو
فلک قدر کے انجم ہین جب اصحاب نبی
اقتدا اُن کی بارشاد نبی ہی واجب

نہین انکار کی جا - ہی یہ تامل کا محل
سعد اور نحس کی تشکیک ہے کار مہمل
تم ہو گمراہ اگر کرتے ہو جو نص[۱] پہ عمل

تنقید

ظلمت شب مین بصیرت اگر انجم کی نہ ہو

غرق ہی کشتی کا انجام نہین فلک کا محل

نقد

جانتے ہو ہی بصیرت مین بصارت مین جو فرق
ایک ہی دونون کے معنی ہین مگر فرق یہ ہی
جب تمھین نظم عبارت کا سلیقہ ہی نہین

جہل مطلق ہی تو بیکار ہے یہ ردو بدل
ثانی آنکھ اور ہے دل سے تعلق اول
تو بصیرت کا ہی موقع نہ بصارت کا محل

ضرب

زیرکی حجت و بینائی یقین و عبرت
تارے سب تکتے ہین پر نہین پہچانتے سب
جسکو جس سمت مین جانا ہو اندھیری شب مین
اب بھی سمجھو نہ بصیرت کا بصارت کا جو فرق

چند معنے ہین بصیرت کے نہین شک کا محل
اسلیئے لفظ بصیرت کا ہو استعمل
ہو جو پہچان تو انجم کو بنالے مشغل
ہو تمھارے لیئے فی ہذہ اعمیٰ کی مثل

نقد

کشتی نور ہوائی کہ دخانی ہے جہاز
ہو بصیرت تو ستارون کی ضرورت نہ سمجھ
ایک ہی نور سے ہین خلق نبی اور علی
نور احمد کا بلا شبہ ہے نور یزدان
یون بھی انجم کی ضرورت کسی کشتی کو نہین
ورنہ لازم تھا شب ابر مین چلتے نہ جہاز

ظلمت شب سے ہو کیا اُسکی روانی مین خلل
ناخدا یان ہی خداوند جہان عز وجل
شاہد اس قول پہ ہی مسند ابن حنبل
نور حق تارون کا محتاج ہو یہ ہے مہمل
قطب ہے سمت بتانے کو فقط دال دل
کہتے ہر مرتبہ لنگر سے خلاصی کہ سنبھل

[۱] مذہب شیعہ مین نجوم اور رمل وجفر کو علوم ائمہ کا ماخذ بتایا گیا قرآن کو چھوڑ کر ان خرافات کی پناہ لیتے ہین و اذا بعد الحق الا الضلال ۱۲

ضرب

پھٹتے وقت آیا ہی بالنجم کلام حق مین
نجم و قسم نجم کی کھاتا ہی خدا عز و جل

بے بصیرت ہو ستارون کی اگر قدر نہین
منکر قول خدا ہو تو ہو بے شبہہ ضل

خلق جس نور سے ہی ذات نبی صلی علی
مظہر اس نور کے انجم بھی ہین بے نقص و خلل

کشتی صحرا مین ہی بیکار مگر شب کو نجوم
رکھتے خشکی و تری دونون مین یکسان ہین عمل

دیکھ لو روضۂ کافی نظر امعان سے
یہ بیان بعض روایات مین آیگا کل

ماخذ علم امامت بھی ہے یہ علم نجوم
او ستارون کے محتاج ہین بذر و نول

کشتیون کو نہین انجم کی ضرورت کیا خوب!
فن ملاحی مین بھی تم کو ہے اچھا دخل

بحر مین قطب نما دور بین اور لایٹ ہوس
کام کیون دین - نہ ہون تارے جو نظر سے اوجھل

قطب اگر نجم نہین ہی تو وہ شاید ہوگا
مرکز دائرہ جہل بسیط اجہل!!

شدید

اللہ اللہ وہ اصحاب نبی صلی علی
اپنے اوصاف مین جو رکھتے تھے مثل و بدل

ہین احادیث نبی انکے فضائل پہ گواہ
دال ہی انکے محامد پہ کتاب منزل

نقد

ایک لاٹھی سے سب اصحاب کو تم نے ہانکا
نیک و بد مین نہ کیا فرق - ہے حیرت کا محل

لکھو لکم تم کو دکھا دون نہ یقین آئے اگر
یون بخاری مین ہی ارشاد رسول مرسل

نار دوزخ مین بہت جائینگے میرے اصحاب
اور مالک سے کہون گا یہ مین بر وقت وجل

یا خدا سب مرے اصحاب ہین یہ تو ہے گواہ
کہ ہین اب مستحق رحمت عز و جل

ہوگا یہ حکم منافق ہین سفارش نہ کرو
نہ کیا بعد ترے سنت و قرآن پہ عمل

تب کہون گا مجھے کیا کام جہنم مین پڑین
تو بری ہی تو بری ایسے ہون اے رب اجل

نیکیون سے جو ہین انکے لیے جنت ہے
اور بدکارون کا بیشک ہے جہنم مین محل

ضرب

تم کو مطلب کے سمجھنے کی نہین کچھ بھی تمیز
ساری بکواس ہی بیکار عبث اور مہمل

آل و اصحاب کی تخصیص نہین پیش خدا
تم حدیثون کے مطالب کو بھلا کیا جانو
کر چکے بحث پہ سبحان علیخان کہ وہ
منتہی اور وغیرہ مین یہ مضمون ہے رقم
دیکھو ہم نے تو کیا ہے انھین اصحاب کا ذکر
اور احادیث مین وارد ہین فضائل انکے

ہے سزا اور جزا اسکے لیے حسب عمل
جب کیا ترجمہ نکلا وہ غلط اور مہمل
ہو چکی آئینہ فکر پہ اُن کے صیقل
کھول کر دیکھ لو مٹ جائے عقیدہ کا خلل
دال ہے جسکے محامد پہ کتاب منزل
اہل رؤیت سے یہان بحث کا ہے کون محل

تنقید

نیتین پاک تھین ان کی تو عمل تھے خالص
قول اور فعل مین جز صدق نہ تھا زور و دغل

نقد

کیا تمھین جیش اُسامہ سے تخلف نہین یاد
جسکے آزردہ ہوے سبکو نبی مرسل

ضرب

قصہ جیش اسامہ تمھین معلوم نہین
چارون اصحاب مین اُس جیش کی شرکت کیلیے
جاتے کیونکر کہ امامت کے لیے تھے مامور
ہوگئے حضرت محبوب الٰہی جو مریض
ایسی حالت مین جدائی تھی گوارا کسکو
یعنے حضرت سے توقف کی اجازت مانگی
یہ حقیقت ہے تو تہمت کی تخلف کیا
جانتے ہو کہ پس از رحلت حضرت کسنے

سنتے ہو عامیون سے اور تم اڑاتے ہو رطل
کہو کس کو تھا فرمان نبی مرسل
مسجد پاک نبی مین وہ خلیفہ اوّل
آگیا ہمت اصحاب گرامی مین خلل
خود اُسامہ نے کیا عذر کہ تھا اسکا محل
سنکے ساکت ہوے محبوب خداوند اجل
جو توقف کو تخلف کہے وہ ہے اجہل
بھیجکر جیش کو کی فتح و ظفر مستحصل

نقد

کون تحریر وصیت سے ہوا ہے مانع
شان مین احمد مرسل کے عیاذاً باللہ
صدق افعال مین اقوال مین ہوتا ہی نہ تھا

جسکے باعث سے پڑا دین مین یہ رد و بدل
کسنے ہجر کا کیا لفظ نجس مستعمل
کیا یہی نیت خالص ہے یہی پاک عمل

ضرب

پھر اُسی قصۂ قرطاس کو تم نے چھیڑا / جو ہے تقویم کہن سے بھی زیادہ سڑیل
جاؤ تحقیق کرو دیکھو احادیث صحاح / تاکہ باقی نہ رہے طعن و ملامت کا محل
تم کو معلوم نہیں لفظ تھا یہجر کہ یہجر / اور کن معنوں میں ہے وہ لغتاً مستعمل
قائل اس جملہ کا حضار میں تھا کون اسکا / مشتہر کار جسکے تھے عباس و علی اکمل
بشر مثلکم ارشاد ہے کسکے حق میں / سورۂ کہف میں - دیکھو تو کتاب منزل
ہو نبی پر بشریت کے عوارض کا جو شک / آ نہیں سکتا ہے ایمان مسلمان میں خلل
جس وصیت کی کتابت تھی نبی کو منظور / حسبنا سننے سے باقی نہ رہا اسکا محل
اور اگر ہوتی ضرورت تو نہ فرماتے ترک / قصد تحریر کو خدام نبی مرسل
کور ہیں نور مناقب سے تمھاری آنکھیں / دیکھتے صرف مثالب ہو بچشم احول

تنقید

ہو نہیں سکتا ہے معصوم کوئی غیر نبی / ہو خلیفہ وہ چہارم کہ امام اوّل

نقد

انبیا کی بھی ضروری نہیں عصمت دیکھو / اپنے مذہب کی کتابیں کہ یہ عقدہ بھی ہو حل
پیمبر نے کبھی صلح حدیبیہ میں / شک نبوت میں تمھارے عمر نیک عمل
رسول اللہ کی آپ اسکو نہ سمجھیں معصوم / جسکو قرآن میں ظاہر کہے خلاق ازل

ضرب

انبیا کے لیے عصمت کا ضروری ہونا / اہل حق کی ہے کتابوں میں مشرح بہ محل
عصمت اہل نبوت میں روافض بیشک / ڈالتے ہیں حسد و کفر کی نسبت سے خلل
آدم و یونس و ایوب و خلیل و یوسف / کسکے دامن پہ نہ شیعوں نے لگائے داغ زلل
عیب خود اپنا ہے اور غیر پہ اسکی تہمت / بے حیا باش و بیار آنچہ بخواہی بعمل
جسنے اسلام کو حاصل ہوئی عزت و قوت / شک نبوت میں کریں وہ عمر نیک عمل
جوش دین غیرت ایمان سے اُنھوں نے جو کہا / اسکو جو شک پہ کرے محمول وہ خود ہے اجہل

اور ائمہ کی جو عصمت کا ہے فرضی دعوی
علما کے لیے اثبات ہو اس کا اشکل

خود ائمہ نہیں کہتے تھے کہ ہم ہین معصوم
کیون کرے دعوی عصمت کوئی لاغی مہمل

تنقید

جس سے لغزش ہوئی اسکو بھی طفیل نبوی
گر چکا عفو خداوند جہان عز وجل

ہے یہ ارشاد کہ لا تتخذوھم غرضا
گر نبی کی ہے اطاعت تو رہے اسپہ عمل

نقد

آپکے پاس ملک عرش سے لائے ہونگے
خبر عفو خطایا ہے خداوند اجل

ہین جو ظالم وہ سزا روز جزا پائینگے
اور بخشے گا جسے چاہیگا وہ عز وجل

اہل بیت نبوی کے ہین جو سچے پیرو
مصحف پاک و احادیث پہ ہو ان کا عمل

ضرب

لائے تھے عرش سے جبریل پیمبر کے پاس
خبر عفو یہ فرمان خدا عز وجل

ہے لقد اور عفا اللہ جس آیت مین درج
دیکھ لو اس کی جو تفسیر تو عقدہ ہو حل

مصحف پاک و احادیث پہ ایمان ہو اگر
تم کو دل مین تمھارے نہ رہے زیغ و زلل

کس طرف کی ہے خطایا کی اضافت - توبہ!
شعر اول کا ہے مصراع دوم کیا مہمل

قصیدہ

جز علی کس نے کیا بعد نبی صبر کمال
جس کے حالات بیان کرنے مین دل ہے بیکل

تنقید

چھیڑنا تم نہ کبھی صبر کے وہ افسانے
جرأت و غیرت حیدر مین پڑے جس سے خلل

نقد

قدر کیا جانینگے وہ صبر کے افسانون کی
خواب غفلت مین جو ظالم ہین بصد کبر و غل

صفت صبر ہے مخصوص بہ خاصان خدا
کہ ہوے رتبہ و عزت مین ہر اک سے افضل

انبیا گذرے ہین جو صابر و شاکر گذرے
اوصیا کا بھی رہا انکے ہی طرز عمل

یعنی جمیع البلغا متفق ہین خود امام اول کا قول ہے کہ لست فوق ان اخطی یعنی میرا رتبہ خطا سے بالاتر نہیں ہے ۱۲ -

ضرب

ظلم پر صبر کرے جو وہ ہے بیشک ممدوح — قابل فخر ہے یہ وصف اگر ہو بمحل

تھے نہ مظلوم نہ انکو تھی کبھی حاجت صبر — نامور صبر مین کیونکر ہون علی اکمل

صفت صبر مین کامل تھے حسینؑ و سجادؑ — صبر ایوبؑ بھی ہے جنکے مقابل مین اقل

تم جسے کہتے ہو صبر اور تقیہ - دراصل — ہے بناسے جبن کہا جائے اسے جبن و دغل

تنقید

وہ کہین نثر یہ خاتون کی ہین نقل مجلس — انکے راوی ہین جو کذاب تھے ناقل مہمل

مدح وہ قدح سے بدتر ہے بقول اے خرد — جس سے ذم کا کوئی پہلو نکل آئے نکل

نقد

ایسے الفاظ کو کہتے تھے قریشی اکثر — کون سے امر ثبوت مین پڑا اسنے خلل

صاحب تحفہ بھی ہے ناقل ذکر مجلس — آپ کیا کہیے گا کذاب لیے بلا مہمل

کیون نہ انکار سے اس کشتہ کے ناخوش ہو لب — گشتہ روز سقیفہ ہے بجا جس کی مثل

ضرب

کیا جواب اسکا کہ کیا کوئی مطالب سمجھے — البتہ شاعرین رہتے ہین معنے شعر اول

صاحب تحفہ نے گو نقل کیے وہ اذکار — از پئے رد تو بھلا کیا ہے شناعت کا محل

کفر کی نقل نہین کفر مثل ہے مشہور — معتقد ہو جو اکاذیب کا وہ ہے مہمل

گشتہ روز سقیفہ کا خطاب تازہ — کر دو اب جزو اذان تاکہ ہو موزون محل

ایسی مضمون کی ہون دو چار حدیثین تصنیف — کوئی احداث کی مانگے جو سند آئے نکل

نقد

یا نبی آپ سے فریاد ہے اس امت کی — آپکے قول پہ امت نے کیا کچھ نہ عمل

آپنے چھوڑی تھین دو چیزین گرانقدر بہ تفسیر — اپنی امت کے لیے آل و کتاب منزل

کی یہ قرآن کی حرمت کہ جلایا اسکو — اور جو باقی رہا ترتیب مین اس کی ہے خلل

آل کے ساتھ امت نے کیا طرفہ سلوک — دین و دنیا مین پڑی جسکے سبب سے ہلچل

گھر جلایا کبھی لوٹا کبھی مقتول کیا — واہ کیا خوب کیا آپکے کہنے پہ عمل
تفرقہ امت ملعونہ نے ایسا ڈالا — سبکی قبرون کو بھی ممکن نہ ہوا ایک محل
شیعہ جب آپکے روتے ہین مصائب سنکر — ہنستے ہین دشمن دین سب ہی یہ عترت کا محل
یا خدا حضرت قائم کا ہو اب جلد ظہور — دین بھی جاتا ہی گئی ہاتھ سے دنیا تو نکل

ضرب

یا نبی آپسے فریاد ہے اس خادم کی — آپکے قول پہ شیعون نے کیا کچھ نہ عمل
آپنے چھوڑی تھین دو چیزین تمسک کیلیے — عترت پاک و کتاب احدی عز و جل
شیعہ قرآن کو کہتے ہین محرف ناقص — جمع ترتیب مین بتلاتے ہین سو نقص و خلل
تام قرآن کا رکھا ہو بیاض عثمان — اس سے جایز ہی تمسک کچھ اسپر ہو عمل
اور یہ کہتے ہین کہ ہی مصلحت حق سے نہان — نظر خلق سے وہ اصل کتاب منزل
دوسری چیز جو عترت ہی وہ انکے نزدیک — منحصر بارہ کہ تیرہ مین ہوئی ہے بہ مثل
جس کو چاہا اسے مانا ہی امام اور معصوم — نہین بارہ سے سوا ہین مگر اس سے بھی اقل
اور اماموں کی جو اولاد ہے بارہ کے سوا — کچھ نہین یعنی عترت کو ہی اس مین مدخل
کچھ عقیدت نہ رقیہ سے نہ زینب سے ہے — وہ نہ تھین گویا بنات آپکی ای نور ازل
روے مومن کے سیہ کن تھے عیاذاً باللہ — سبط اکبر کو ملا ہے یہ خطاب ارذل
کہتے ہین مصلحتاً بولتے تھے جھوٹ اکثر — حق چھپاتے تھے ائمہ کا تھا یہ طرز عمل
آل تو آل ہے خود آپکی کہتی ہی یہ قوم — کہ کیا خوف صحابہ سے تقیہ پہ عمل
سب اسی قوم کے کرتوت تھے جنسے پہونچا — آل کی آبرو اور جان کو آسیب و خلل
کرتے اب نقل مظالم ہین بصد شیون و شین — غیر ادیان کی تضحیک کا دیتے ہین محل
تھا ملا آپکی امت کو لقب خیر امم — اسکو اس قوم نے ملعونہ سے ڈالا ہی بدل
ہی مگر شکر کہ یہ داخل امت ہی نہین — اپنے مونھ سے ہی کیا سب نے یہ مسئلہ خود حل
کہتے ہین غار مین مخفی ہین امام قایم — ہون جو چالیس بھی مومن تو ابھی آئین نکل
بارہ سو سال مین چالیس بھی مومن نہ ہوے — کیا امام ایسے بھی ہوتے ہین جبان فاعقل

بھیجیے اِن کے لیے کوئی علی سا اشجع
بھیجیے ان کے لیے کوئی عمر سا عادل

تا کہ دونون کی شجاعت سے عدالت سے مٹے
شناعت رفض سے آیا ہی جو کچھ دین مین خلل

قصیدہ

بعد احمد کے خلیفہ ہین بلا فصل حضور
میرے ایمان مفصل کا یہی ہی مجمل

ہر دم ایوان خلافت سے یہ آتی ہو صدا
اسکو زیبا ہی یہ منصب جو ہی سب سے افضل

اے بلا فصل محمد کے وصی حق کے ولی
گو ہو افضل خلافت مین یہ بے فصل و محل

برکت ذات گرامی جو رہی شامل حال
قصر اسلام مین آیا نہ کوئی نقص و خلل

سبب

شور یہ بانگ بلا فصل کا ہے بے ہنگام
کر چکی جبکہ قضا فصل کا قصہ فیصل

جن کو ہونا تھا خدا نے انھین اول ہی کیا
ہوے رابع جو چہارم تھے بتقدیر ازل

نقد

ہو گیا کیا ابھی محشر مین خدا کے آگے
ہوگا یہ فصل بلا فصل کا قصہ فیصل

اہل سنت مین علی چوتھے خلیفہ ہین تو کیا
رفعت و شان مراتب مین نہین اس سے خلل

دیکھو سو دانہ کی تسبیح مین ہر پھیر کے امام
ہو جو آخر مین بھی رہتا ہی ہر اک سے اول

ضرب

خیر تقدیر و قضا کے جو نہین قایل ہو
رکھو محشر پہ زبان ہوگا یہ قصہ فیصل

پر یہ سن لو کہ ہی رجعت کا عقیدہ باطل
اُسکے چکر مین نہ تم ڈالو دماغ مختل

کون کہتا ہی کہ چوتھے جو خلیفہ ہین علی
اُس سے کچھ مرتبہ و شان مین آتا ہو خلل

سو کی گنتی سے تو باہر ہے امام تسبیح
تم نے تشبیہ یہ کیا دی ہی غلط اور مہمل

تنقید

دیکھو کیا کہتا ہی وہ شیخ صدوق قمی
قصہ مین ہے یہ نہین جس کا کسی سے اسفل

کہ نہین اصل اذان مین ہین وہ جملے داخل
اشہد ان علیا سے جو ہین مستعمل

جبکہ ہر بات لا بیت مین بہ تحقیق فقیہ
ہو گئی فصل بلا فصل کی خود ہی مہمل

نقد

مجھ کو تسلیم کہ یہ ذکر نہین جزو اذان — بحث پر اس مین ہی بیکار عبث اور مہمل
گو نہین ذکر علی اصل اذان مین داخل — ہی بلافصل کو پر ذکر علی مین بدخل
جزو ایمان ہی مگر ذکر علی ہر صورت — اسلیئے ذکر ہوا ان کا وہان نیک عمل
باب علم نبوی مین یہ بلافصل کی شکل — فصل ہی جنس محب اور عدو کو بشکل

ضرب

سچ کہو زندہ تھے جسوقت جناب حیدر — ذکر مین انکے بلافصل کو تھا کچھ بدخل
سامنے انکے بلافصل جو کوئی کہتا — کیا نہ کر دیتے جدا اسکے وہ عضو مفصل
حرق و اجلا کی سزا پاتے روافض والله — ہوتے گر آج زمانہ مین علی اکمل
فصل اور جنس کی کھلجاتی حقیقت ہر نوع — لفصل وحب دونون ہی ہوجاتی تمیز یہ عمل
کہہ یا تم نے یہ کیا "جنس محب" اور عدو — واو لانا تھا نہ تھا (اور) کا ہر گز یہ محل

تنقید

افضل افضل تو کہا کرتے ہو لیکن افسوس — تم کو معلوم نہین کہتے ہین کس کو افضل
وہی افضل ہی جماعت جسے افضل جانے — ہی جماعت پہ سدا دست خدا عز وجل

نقد

سمجھے افضل جو کوئی اسکے علاوہ ہو فضول — نسب و علم و شرف مین جو ہی سب سے افضل
دین کو سالہ پرستی کا دیا جسنے رواج — کیا جماعت کو نہین قوم مین اسکی بدخل
جمع قتل بن عفان پہ ہوے جو اصحاب — اس جماعت کی فضیلت مین ہی کیا شک کا محل
گر ہو بدیہی یہ اجماع بھی مقبول عقول — قادیانی کی شریعت بھی ہی بے نقص و خلل
کیا ستم اکی یہ نکالی ہی صدا بے ہنگام — آگے چلیے کہ ہے متروک یہ لفظ مہمل

ضرب

ہو جو برتر نسب و علم و شرف سے اپنے — وہ کہ جس کی اطاعت وہی ٹھہرے افضل
ہی جماعت پہ ید الله یہ کس کا ہی قول — دیکھ لو نہج بلاغۃ مین تو شک جاے نکل

اہل دین کا اگر اجماع رہے نامقبول
نہ ملے چوتھی خلافت کو بھی برہان ادل

اسی اجماع کی حجت پہ بن سفیان سے
خود کو منوا تے خلیفہ تھے علی اکمل

جمع قتل بن عفان پہ ہوے جو اشرار
وہ تھے ملعون بہ ارشاد امام اول

تم نہین جانتے اجماع وجماعت کے شروط
بات جو کہتے ہو وہ ہوتی ہے لغو اور مہمل

کب ہے متروک ہوا لفظ سدا یہ تو کہو
میر صاحب نے تو باندھا ہے یہ لفظ مہمل

تنقید

وہی افضل ہوا کہ جس سے علی نے بیعت
فضل حیدر مین نہ مضمر تھا تقیہ نہ دغل

جامع خیر خلافت جسے فرمائین علی
افضلیت مین بھلا اسکی کہان شک کا محل

نقد

حق کرے بیعت باطل یہ عقیدہ یہ خیال
کذب بہتان غلط مکر ریا زور و دغل

ہان تمھارے ہی یہان بعض روایات ضعیف
ایسی ہین جنسے ہے ثابت بکراہت یہ عمل

بعد چھ ماہ کے گر ہو بکراہت کوئی کام
انمین خود فیصلہ کر دیگی یہ عقل اعدل

کہ وہ بیعت تھی جو ہر طرح صحیح و جائز
بے سبب کیا تھا یہ تاخیر و توقف کا محل

ضرب

خیر سے تم تو محدث بھی مورخ بھی ہو
پھر بھی ہو منکر بیعت بہ صد اوہام و حیل

کچھ خبر بھی ہے کہ خود شیر الٰہی کا قول
کر چکا نہج بلاغہ مین یہ قصہ مفصل

دیکھو وہ خطبہ کہ جس مین ہے اذاً المیثاق
اور ہے فی عنقی اور لغیری بہ محل

طاعتی قد سبقت بھی ہے اسی مین مرقوم
کرلو شراح سے تم معنی و مفہوم کو حل

اقتدا عہد رسالت سے تھی جن کی جاری
ان کی بیعت سے ابا کرتے امام اول

پس ششماہ کی مضمون کی روایت ہو ضعیف
تم کو جب علم نہین پھر ہے عبث بحث و جدل

بشریت سے جو تھا خاطر اقدس پہ غبار
یا تھا جو عہد پہ لئے جمع کتاب منزل

وہ تھے تاخیر کے اسباب کتابین دیکھو
جب ہوے رفع تو پھر کیا تھا توقف کا محل

تھی کراہت سے جو بیعت تو ذرا غور کرو
بعد بیعت کے رہا آپ کا کیا طرز عمل

نقد

ہی تمھاری کتب معتبرہ میں تحریر — جب بنے راضی ہوے بیعت پہ امام اول
بعض شرار جو پہلے سے جلے بیٹھے تھے — رسن سوختہ کی طرح سے کھانے لگے بل
چونکہ ناری تھے کیا قصد لگا کر آتش — خانۂ بنت پیمبر کو کرین مستاصل

ضرب

کتب معتبرہ کون ہین نام اُنکے بتاؤ — جن مین لکھی ہو کوئی ایسی روایت مہمل
راضی بیعت پہ نہ تھا کون کیا کسنے تھا جبر — کہتے کیا ہو یہ حکایت ہے کہ گپ ہی کہ زٹل
مفسدون کا تھا بنا مامن و ملجا وہ گھر — اسلیے حرق کی تہدید ہوئی مستعمل
قصد احراق کہا حرق کی تہدید سمجھا — عزم و تہدید مین کیا کچھ بھی نہین فرق اور بل
ہی روافض کی تو عادت ہی خیانت فی النقل — گر نہ ہو تم مین تو اس دایرہ سے جاؤ نکل

نقد

کاذب و غادر و خاین جسے سمجھین حضرت — جامع خیر کہین اُسکو سبے بالکل مہمل

ضرب

کاذب و غادر و خاین کسے کہتے تھے علی — لاؤ سچا ساکوئی قول امام اول
خطبۂ شقشقیہ ہو یا کہ دعاے صنمی — کب ہو مقبول سند جسکی ہی باطل مہمل
اپنے ہی عہد خلافت مین جو کرتے تھے ثنا — کیون نہ سچ ہو کہ تقیہ کا نہ تھا کوئی محل
خیر ہا جس مین ہی مرقوم لیس لفظ اصاب — دیکھو وہ خطبہ جو ہو نہج بلاغت مین عمل
مدح تقویم اود و وصف مداواے عمد — اور وہ طاعت و تقوی کے صفات اکمل
کسکے اوصاف مین ہین لفظ فلان سے مذکور — کسکی تعریف یہ کرتے ہین امام اول
دیکھو اطواق مین یحییٰ بن حمزہ کے رقم — مدح شیخین مین ارشاد علی اکمل
”مسلمون کے دو پدر اور دو سردار قریش — دو برادر دو وزیران نبی مرسل“
”اُنسے راضی تھے رسول و مسلمان تھے خوش — راے و احکام پیمبر پہ رہا اُن کا عمل“
دونون سے بغض جو رکھے وہ شقی مارق — اور جو ہو اُن کا محب ہو وہی مومن افضل

مدح یون کرتے تھے وہ لوگ کی تم کھا کی علی ۔۔۔ جھوٹے تم ہو کہ معاذ اللہ امام اکمل

تقیید

کس کو تھا حضرت صادق نے کہا الصدیق ۔۔۔ تین بار اسکو تو سوچے کوئی اکذب اجہل

نقد

واہ بس کچھ لیا آپ کی تحقیق کا حال ۔۔۔ لفظ صدیق کی تصدیق میں یہ مکر و حیل
لفظ صدیق تو حضرت نے کہا آستنا ۔۔۔ کیا مراد آپکی تھی سہے یہ تامل کا محل
ثابت ہی کہ صدیق تھے وہ جادو کے ۔۔۔ کہتے تھے دل میں کہ جادو ہی یہ بے مثل و بدل
بس وہ صدیق تھے اسکے کہ نبی تھے ساحر ۔۔۔ بلکہ ہیں ساحرون کے آپ ہی فرد اکمل
جسنے سمجھا ہو رسالت کو نبی کی جادو ۔۔۔ پھر وہ تصدیق کرے آپکی - ہی یہ مہمل

ضرب

واہ کیا صدق ہی کیا علم ہی کیا ایمان ہی ۔۔۔ کب شیاطین کو سوجھے یہ مکر کا تدبیر حیل
کیون نہ اس قوم پہ ہو قہر الہی نازل ۔۔۔ کیون نہ یہ قوم ہو مغضوب نبی مرسل
کیسے ثابت ہوا صدیق تھے وہ جادو کے ۔۔۔ سحر کہتے تھے رسالت کو خلیفہ اول
کیسے معلوم ہوئی حضرت صادق کی مراد ۔۔۔ یہ بتا دو قسمین سوگند علی اکمل
نسبت کذب رہا کیون ہی امامونکی طرف ۔۔۔ کب ہا حضرت صادق کا لقب یہ عمل
لعنة اللہ علی الکاذب فی کل زمان ۔۔۔ خاک اندر دہن ہر فردہ سرا یے ارذل

نقد

اور صدیق اُسے کہتے ہین از روے لغت ۔۔۔ راستگو ہی نہین ہو جو شخص کہ فرد اکمل
پھر اگر مان بھی ہم لین تو ضرر کیا آمین ۔۔۔ کوئی سچ بولے تو کیا ہو گا خلیفہ اول
قول جمہور ہی پر گر ہو خلافت کا مدار ۔۔۔ تین سو مدعی دنیا مین ابھی آئین نکل

ضرب

کیا لغت دیکھتے ہو دیکھو ذرا قرآن کو ۔۔۔ سب سے ہی بعد نبی رتبہ مین صدیق افضل
سچے دل سے تم اگر مان لو انکو صدیق ۔۔۔ دل سے مٹ جائے ابھی سب تمہارے کذب و دغل

نہ سہی شرط خلافت نہ ہو صدیقیت
ہو چکا اور دلیلوں سے وہ قصہ فیصل

قول جمہور موافق تھا بارشاد رسول
قول جمہور مطابق تھا بتقدیر ازل

مدعی بن کے کوئی خیرہ سری کیا کرتا
حلقہ در گوش رہے جبکہ امام اول

تیرہ سو سال میں پیدا نہ ہوا۔ ہاں شاید
مدعی گھر میں تمہارے کوئی اب آ نکل

نقد

حال کچھ آپکے صدیق کا بھی دکھلا دوں
شرط یہ ہو کہ آئے نہ عقیدت میں خلل

دیکھیے آپ کے لکھتے ہیں بڑے وہ عالم
جن کی شہرت ہے تہ چرخ بریں ضرب مثل

اُن کے ایمان کو دیتے ہیں کسی سے وہ مثال
دیکھیں تاریخ خطیب آپ کہ عقدہ ہو حل

ضرب

چیستاں ہے کہ پہیلی ہے معما ہے کہ لغز
کچھ پتہ دو تو ابھی اسکو بھی ہم کر دیں حل

نام عالم کا لکھو اسکا بیان نقل کرو
شرط یہ ہے کہ نہ ہو کذب و خیانت پہ عمل

کیا لکھا انھیں نے اور کسکی ہے تاریخ خطیب
صاف لکھو تو نہیں اسکے بھی سمجھنے میں خلل

تمہید

غار میں کون وہ صاحب تھے کہ جنکا زانو
تکیہ تھا بہر سر پاک نبی مرسل

نقد

نام کیوں لوں میں فقط اُن کا پتہ بتلاؤں
تاکہ آداب خلافت میں پڑے کچھ نہ خلل

جن کی بیعت کو تمہارے عمر ابن الخطاب
کہتے تھے بیعت فلتہ از رہ حسن و عمل

ضرب

سنی قول عمر کچھ نہیں سمجھے تم ۔ اور
طعن کرنے لگے از راہ سفاہت بہ عجل

دیکھ لو پہلے صحیحین میں اصلی الفاظ
جو ہوئے خطبہ فاروق میں تھے مستعمل

وہ یہ کہتے تھے کہ بوبکر کی بیعت ہر چند
ناگہانی تھی پر اسمیں نہ پڑا شر و خلل

لَیْسَ فِیکُمْ اَحَدٌ۔ تخضع الاعناق الیہ
مثل بوبکر۔ یہ فرماتے تھے فاروق اجل

باد برکندہ کہ جز عیب نہ بیند ہرگز
چشم حساد بد اندیش و سیہ بخت ازل

تنقید

کون تھا جسکی زبان پہ تھا خدا خود ناطق
کسکے سایہ سے گریزان تھی شیاطین ازل

نقد

پڑھیئے لاحول ولا قوۃ الا باللہ
کہین ابلیس نہ ایمان پہ کرے دخل عمل
سب کو معلوم ہی وہ ایک ہی تھی ذات نفیس
جسکے سایہ سے گریزان تھے شیاطین ازل

ضرب

شان مین انکی یہ گستاخی و بیباکی ہے
نوح سے وہی جنھین تشبیہ[1] نبی نے بہ مثل
جبکہ تم کو نہین اذعان حدیث نبوی
بیشک ایمان پہ بھاری ہے شیاطین کا عمل
منقلب تم پہ ہے لاحول کہ مثل ابلیس
ڈالتے شان مین خاصان خدا کے ہو خلل
دہن تو بہ مثل مزبلہ سرگین است
کاندران جای زبان جای گرفتست جعل

تنقید

کس کی ہیبت سے رہے قیصر و کسری لرزان
عدل کسکا ہے زمانہ مین بھلا ضرب مثل

نقد

کب کا قصہ ہے بھلا آج ہمین کیا معلوم
دیکھینگے قیصر و کسری کی تواریخین کل
عدل ہان اس سے ہے ظاہر کہ ہین ورثہ نبی
حضرت فاطمہ محروم۔ نہین شک کا محل

ضرب

کرتے کس موٗنھ سے ہو پھر دعوی تنقید
ہو تواریخ و سیر سے جو تم ایسے اجہل
چھیڑتے کیون ہو یہان غضب فدک کا قصہ
پڑھو منبر پہ کہین بیٹھ کے نوحہ بہ محل

تنقید

کون تھے وہ فلک قدر شرف کے مہر
شوق سے صہر بنے جن کے نبی مرسل
بعد مردن بھی نہ پہلو سے نبی کو چھوڑا
اس لیاقت کا ہے دنیا مین کہین مثل و بدل
کون ہے جسکو ملا ہے لقب ذی النورین
معدن حلم و حیا جامع فرقان اجل

[1] بوقت فدیہ اساری بدر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاروق اعظم کو مثل نوح فرمایا تھا ۱۲

نقد

سالے سسروں کیلیئے کیا شرف اسمین ہے اگر   کوئی داماد ملا اشرف اقوام و ملل
شرف اسکو ہی نبی دے جسے اپنی بیٹی   نہ بڑھے تو ہو مساوی درجہ ہے یہ اقل

ضرب

بنت زہرا کا ہوا عقد جو فاروق کیساتھ   کیا نہ تھا انس و محبت پہ وہ برہان آدل
سالے اور سسری تھے جنکے حسینؑ و علی   کیا وہ داماد نہ تھا اشرف اقوام و ملل؟
تھے نبی صہر عمر اور عمر بہر علیؑ   سمجھو اب کون ہوا دونون طرف سے افضل
بیحیا ہے جو پڑھے مرثیہ غصب فروج   نہ سنو اسکی جو غیرت ہو بہ قدر خردل
مثل حیدر کے ہین عثمان بھی داماد نبی   بلکہ دو گنا وہ شرف ہی نہین کچھ شک کا محل

نقد

زندگی مین تو جنازہ پہ نبی کے نہ گئے   اور رفاقت کا ہوا دھیان بھی تو بعد اجل
واقعی ایسی رفاقت تو کسی سے نہ سنی   بیشک اسمین تو یہ سسری ہونے کے شغل و بدل

ضرب

کون کہتا ہے جنازہ پہ نبی کے نہ گئے   ہوش کی اپنے خبر لو نہ بنو بے اٹکل
بوسہ پیشانی اقدس کا لیا تھا کس نے   جبکہ تھے خواب اجل مین وہ رسول مرسل
طعن و تشنیع ہے یہ لغو یقین علم نہین   غسل و تکفین مین شرکت نہ ہوئی کیا یہ محل
دیکھ لو کھول کے تم پہلے خصائل نسبی   تاکہ جو وسوسے دل مین ہین وہ سب جائین نکل
کرتے شرکت جو پسر دوم جناب شیخین   منع فرماتے نہ انکو جو علی اکمل
دین کی سمع و بصر جنکو نبی فرمائین   وہ رفاقت مین بھلا کیون نہ ہوئے پہلے محل
تھے مسلمانون کے وہ باپ بہ قول حیدر   ناخلف ہو جو تمسخر پہ تمھارا ہے عمل

نقد

ہم تو سنتے ہین کہ قبرون سے فرشتہ نقال   لاش لیجاتے ہین وان جسکے ہے قابل محل
اور اگر ہے سبب فخر و شرف قرب وجوار   گرچہ ہے از رہ تحقیق یہ قول مہمل

کبھی دیکھا نہ کسی کو بھی پرستش کرتے
عمر تو ان گھر مین خدا کے رہے عزی و ہبل

ضرب

نقش باطل ہوی سب خفہ دینار و ضریح
نقل جسا دہی ٹھیرا جو فرشتون کا عمل

کچھ پتا اپنے اکابر کا لگاؤ کہ ہوا
دفن کے بعد کہان کون کا مقرا و رمحل

گر مسلم نہین تم کو شرف قرب جوار
عقل بھی مثل عقاید ہی تمھاری مختل

سبط اکبر نے جو ہمسایہ سے کی تھی درخواست
آپکے قول سے ٹھیری وہ عبث اور مہمل

بڑے احمق ہین وہ شیعہ جو کیا کرتے ہین
یون مناجات بدرگاہ خدا عز وجل

ہوا ہی خدا ہم کو ملے کرب و بلا مین مدفن
یا الٰہی بہ سر ارض نجف آئے اجل

تھے وہ مسجود عرب تم کو ہی جبل مطلق
جب تلک گھر مین خدا کے رہے عزی و ہبل

نقد

مگر ان کا کہین دنیا مین ٹھکانا ہی نہین
حضرت عائشہ فرمائی تھین جن کو نعثل

ضرب

جنت اُنکے لیئے دنیا مین بھی عقبی مین بھی ہے
ارض کوفہ تو نہین ارض مدینہ بہ مثل

لفظ نعثل کے جو معنی ہین لغت مین دیکھو
ایسی تشبیہون مین تنقیص کا ہی کون محل

فاطمہ نے کہا حیدر کو جنین اور خائن
اُن مثالون سے تو بدتر نہین لفظ نعثل

تنقید

افضلیت کو بہ ترتیب خلافت مانو
ہی یہی راہ ثواب اسمین خطا ہی نہ زلل

نقد

دیکھو اعداد کی گنتی اگر آتی ہو تمھین
افضلیت ہی بہ ترتیب سراپا مہمل

اور اعداد ثلاثہ مین نحوست ہی جو خاص
وہ بھی مین کھو دونگا جب آئیگا محل

ضرب

ایک دو تین کی گنتی تو اما مومنین بھی ہی
اسی ترتیب سے کیا وہ بھی نہین ہین افضل

اور ان مین جو تھے ثالث وہ تمھارے نزدیک
سعد اگر ہون تو ہی کلیہ تمھارا مہمل

سعد و مسعود و مبارک ہے ثلاثہ کا عدد — اُسکو جو نحس کہے خود ہی وہ منحوس ازل

تنقید

وہی سی سالہ خلافت تو تھی جسکے شامل — برکت ذات علی کی رہی بے نقص و خلل

نقد

بست سالہ ہو کہ سی سالہ ہو جسکو کیا کام — جبکہ مسلم میں ہے یہ قول رسول مرسل
ہونگے دنیا میں مرے بعد مرے بارہ وصی — کہ ہمیشہ مری سنت پہ کرینگے وہ عمل
برکت ذات علی کی جو نہ شامل ہوتی — یہ خلافت تو ہی کیا دین میں پڑتی [illegible]
سخت خطرہ ہے زمانہ کے لیے ہونا اگر — درمیان امم حجت خلاق ازل

ضرب

سن لیا تم نے کہ مسلم میں حدیث آئی ہے — نہ اُسے وہ کیا نہ سمجھا نہ کیا اسپہ عمل
کون تھے بارہ وصی نام تھے اُنکے کیا کیا — اُن کا کیا مذہب و دین تھا کہ وہ عقدہ ہو حل
[illegible] وزرا سے [illegible] — کیا اماموں کا زمانہ میں رہا طرز عمل
برکت ذات علی کی تو مسلم لیکن — کیوں ہوئی ثالث و رابع میں وہ سلب ازل
کیا سبب تھا نہ ہوئی اُس برکت کو حرکت — جب آئمہ کی امامت میں پڑی تھی ہلچل
حجۃ اللہ جو تھے یہ تو کہو کیا گذری — اُن پہ اور اُن کے زمانہ پہ یہ تقدیر ازل
سیکڑوں سال سے ہے خلق گرفتار خطر — کیوں نہیں لیتے خبر حجت خلاق ازل
لغو ہیں مذہب شیعہ کے اصول اور فروع — عقل اور نقل ہے شاہد کہ وہ سب ہیں مہمل

تنقید

جس میں شامل ہی ذات علوی کی برکت — اُس خلافت کے ہو منکر تو ہو محروم ازل

نقد

لیجیے آپ ذرا ابن عمر کی تو خبر — کہ ہوئے جاتے ہیں اس قول سے محروم ازل
دیکھو تاریخ سیوطی تو ہویدا ہو یہ حال — اس میں تصریح سے مضمون یہ آ لے گا نکل

لہ اس عقدہ کا حل کرنا شیعوں کے اولین و آخرین سے ناممکن ہے انکے ائمہ کا مذہب ہی نہیں بتا سکتے ۱۲

ضرب

لکھو تاریخ سیوطی کی عبارت پوری | تاکہ ہون اُس مین جو شبہات وہ ہوجائین حل
تو خبر اپنی بہ تقیین ابن عمر سے کیا کام | اپنے ہی قول سے تم ٹھیری ہو محروم ازل

قصیدہ

آپ کا دونون جہان مین نہین ہمسر کوئی | اور اگر ہی تو فقط ذات نبیؐ مرسل
ذات خالق کی طرح واحد و یکتا ہین حضور | نہ کوئی مدّمقابل نہ مماثل نہ بدل
آپ صفوت مین جو آدم ہین تو خلت مین خلیل | حسن مین آپ ہین یوسفؑ سے زیادہ اجمل
مرتبہ عیسیٰ و موسیٰ سے سوا طاعت مین | صبر مین حضرت ایوبؑ سے نمبر اول

تنقید

انبیا ہون کہ رسل کوئی خلیفہ کہ امام | ہین یہ سب بندۂ خلاق جہان عزّ و جل
مقتضائے بشریت سے بشر ہے مجبور | جو خدا اُنسے سمجھے بشر کو وہ ہے مردود ازل

نقد

کہیے تو کون ہے سمجھا ہے بشر کو جو خدا | ہجو یہ کہتا ہے بلا شبہہ ہے مردود ازل
کچھ بنائے نہ بنے گی جو کہین سنکے قبول | بگڑے ارباب تصوف کہ بلا ہے یہ اٹل
قافیہ جسکا ہے مسجود علی بو دریلیت | شمس تبریز کی پڑھیئے تو کسیدن وہ غزل
کسنے دعوی انا الحق سے یہ رتبہ پایا | کہ گیا سوئے عدم چڑھ کے سر دار اجل
شافعی کے مگر اشعار نہین تم نے سنے | مدح حیدر مین یہ فرماتے ہین باصدق عمل
کافی ہے فضل علی ابن ابی طالب مین | شبہۂ ذات خداوند جہان عز و جل
شافعی کو نہ ہوا تادم آخر معلوم | ہے علی رب کہ رب اُسکا ہے خداوند ازل

ضرب

تم نہ صوفی ہو نہ مجذوب مغلوب الحال | پھر جو تم مست بنو ٹھیرو گے خود ہی پاگل
گر نصیری سے ہو پیرو تو ہمین کیا پروا | تو وہی دیدینگے سزا تم کو علی اکمل
ہر سخن موقع و ہر نکتہ مقامے دارد | تم کو اتنا نہین ادراک تو ہو لایعقل

"بو مقصود علی پیش نبی شد جبریل" – ہو گی شاید وہ کسی شیعۂ ملحد کی غزل

اہل تدلیس نے لکھے ہین بہت سے اشعار – شافعی سے ہین جو منسوب بمکر و دغل

شک خدائی مین ہا تادم مرگ – کہیئے ایمان مین آیا کہ نہین اس سے خلل

افترا شافعی پر ہی یہ کسی کاذب کا – تحفہ مین دیکھ لو – ابتک ہو اگر تم اجہل

تنقید

مثل خالق کوئی یکتا ہو عیاذاً باللہ – نخل توحید مین آتا ہو کہین شرک کا پھل

نقد

اب کھلا بندہ و الاکی یہ غصہ کی ضمیر – پھرتی ہی سوی بن عصم بنی مرسل

سچ ہی یکتائی مین خالق سے علی کی تشبیہ – گر نہ ہے قائل تثلیث تو کیونکر ہے کل

ضرب

پہلے مصرعہ کی خبر لو کہ اُسے کاتب نے – دیکے اصلاح بناڈالا ہی شاید مہمل

چار یاران پیمبر کے جو ہین دلدادہ – اہل تثلیث انھین کہنا ہی نرا کذب و دغل

پھرتی ہی اسکی طرف غیظ و غضب کی یہ ضمیر – کوچہ مدح مین جو چال چلے بے اٹکل

پہلوِ شرک جو تشبیہ سے نکلے تو بھلا – سُنکے ہو قایل توحید نہ کیونکر بے کل

نقد

بحث کا شوق ہے اور اُسپہ جہالت کا یہ حال – واقفیت نہ قواعد سے نہ ہی علم و عمل

ہی اگر علم معانی و بیان سے کچھ شوق – مختصر دیکھو مطوّل تو ہی ایک طول امل

عین تشبیہ مین معقول اگر ہون نہ جہات – تام و ناقص کا جو ہی فرق وہ ٹھیری مہمل

ضرب

مختصر اور مطول کا سنا نام ہی نام – یا کہ دیکھا بھی کبھی تم نے بچشم اکحل

ذات خالق سے جو یکتائی مین دی ہی تشبیہ – سوچکر بولو یہ ہی تام کہ ناقص مہمل

شبہ کی وجہ ہی کیا اور وہ جہت کونسی ہی – جو کہ معقول ہی اسجا پہ بہ نزد عقل

سلہ پوراشعر یہ ہی سہ جبریل کہ آمد بر خالق امکان + در پیش محمد شد مقصود علی بود ۱۲۰

تنقید

ہمسر ذات نبوت نہ ولی ہی نہ امام — جسکا ایسا ہو عقیدہ وہ ہی بیشبہہ اضل
ہمسری کیسی یہان تو یہ غضب ہی برپا — انبیا سے بھی علی ہوگئے نمبر اول

نقد

ہمسر ذات نبی کہتے جو کہتا تھا ولی — کہ نبوت کے مقابل ہی ولایت کا محل
غالباً آپ کو اس مین تو نہ ہوگا کوئی شک — انبیا جتنے ہین سب سے ہین محمد افضل
جب نبی سب سے ہین اول تو علی بھی ہین ضرور — کہ یقیناً ہین علی نفس رسول مرسل
ہو چکا تحک لحمی سے یہ مطلب ثابت — ہو چکا نفسک نفسی سے یہ قصہ فیصل

ضرب

انبیا کی تھی جو تعمیم یہان مد نظر — اسلیئے ہیا سے نبی تھا یہ نبوت کا محل
مختلف اس مین ہی راے علماے شیعہ — سب نہین کہتے نبیون سے علی ہین افضل
یعنی لحمک لحمی سے ہوا کب ظاہر — کہ مساوی ہین نبی اور علی اکمل
مطلب نفسک نفسی سے ہوا کب ثابت — کہ ہو شیر خدا عین نبی مرسل
ہی گمان تم کو جو ایسا تو خطا پر ہو تم — خود تمھاری ہی کتابون سے یہ عقدہ ہی حل
جب مساوات نہین اور عینیت ہے — پھر نبیون سے علی ہون گے بھلا کب افضل
دیکھو تفسیر مین تو ہیہ ہیا ئیگا تم کو معلوم — کن معانی مین ہوا انفسنا مستعمل
نفس اماره نے کیا خوب سجھائی یہ دلیل — کہ ولایت سے نبوت ہوئی رتبہ مین اقل

نقد

دیکھ لو مولوی روم نے کیا لکھا ہے — جب مین جانون کہ تم اسکو بھی کہو اضل
اپنی تصنیف مین تحریر یہ فرماتے ہین — کہ علی فخر نبی فخر ولی ہین بے مثل
ہو گئے بیٹھے بٹھائے یہ غضب کیا برپا — انبیا سے جو علی ہو گئے نمبر اول

ضرب

فخر بے فا کو خبر کیا کہ وہ مولای روم — کہتے کیون ہین کہ علی فخر نبی ہین بے مثل

قاعدہ ہی کہ اگرچہ سبھی ہون اوصاف کمال ۔۔ فخر مفضول پہ کرسکتا ہی بیشک افضل

رشد پر فخر دکہ کرتے ہین کبھی فخر بزرگ ۔۔ مفتخر ذات بزرگان سی کبھی جز و اذل

انبیا کے لیے وہ فخر ہین سبنکر مفضول ۔۔ اولیا کے لیے وہ فخر ہین ہین بنکر افضل

اور مخصوص کیئے دیتا ہون ان قول کو مین ۔۔ تا کسی رافضی کو پھر نہ ہو شبہہ کا محل

کیا حدیث انی اباہی کی نہین تم نے سنی ۔۔ کیا یہ معنی ہین کہ امت ہی نبی سے افضل

انبیا کا ہی بجا فخر کہ ہے عیسیٰ نبی ۔۔ کسی امت مین ایک ایسا بھی جمال و رکل اکمل

نہ تو برتر ہین نہ ہمسر ہین نبیون کے علی ۔۔ کیون نہ برپا ہو غضب جب کہو نمبر اوّل

تنقید

نہین ممکن کہ ہو مقبول یہ ہجو مذموم ۔۔ ہین سے مداح کے ایمان مین آتا ہی خلل

نقد

مدح اسکی ہو دیا جسنے کہ قاتل کو بھی شیر ۔۔ ہی یہ سلسلہ نہر لبن شک کری سہے مہمل

مدح اسکی ہی جو کرتا ہی نہین رد سوال ۔۔ ہو گا مقبول قصیدہ یہ نہین شک کا محل

ہان جو مداح علی ابن ابی طالب کا ۔۔ کوئی دشمن ہو تو ایمان مین ہے اسکے خلل

ضرب

دل بارشاد صلعم کو ملے نہر لبن ۔۔ تا کہ باقی رہے قاتل سی بھی نسبت محمل

اجر تنقید ملے گا ہمین انشاء اللہ ۔۔ جو ملے بادہ بھی تو جنت مین ہو اور نہر عسل

ہوگا جو دشمن احباب نبی و حیدر ۔۔ اس سے خوش ہونگے نہ پیغمبر نہ امام اول

پیروی چاہیے مداحی سے کیا حاصل ہی ۔۔ قول مقبول نہین ہو نہ اگر حسن عمل

ایسا اطرا تو نہین مدح علی مین جایز ۔۔ جس سے توحید و رسالت مین پڑے فرق و خلل

اس قصیدہ سے ہویدا ہی عقیدہ کا فساد ۔۔ قابل رد ہی یہ تحفہ نہین کچھ شک کا محل

تنبیہ

اب مناسب ہے سمجھ ختم کلام اے ناظر ۔۔ بس ہی ہجو کہ کہا تو نے یہ مالک دل

سلہ اشارہ ہی حدیث انی اباہی بکم الامم کی طرف یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تمہارے ساتھ اور امتون پر فخر کرونگا ۔ ۱۲

نقد

عہد عباسیہ کی شان دکھا دی سب کو
پھر چکی بحث تو کیون ختم ابھی سے ہو کلام

واہ کیا کہنا ہی اے شاعر بے مثل بدل
کیا ہی جلدی کبھی ہو جائے گا قصہ فیصل

ضرب

عہد عباسیہ کی شان نظر آئے نہ کیون
کیا نہ تھا شیعہ بن علقمی کور نمک
آ گئی جس کی شرارت سے خزان عالم مین
حوصلہ اب بھی ہی باقی تو نہ ہو ختم کلام

ہوس خام کا آنکھون مین لگے جب کاجل
بانی فتنہ تاتار بہ صد زور و غل
باغ دین ہو گیا تاراج رہے پھول نہ پھل
آ کے پھر بحث کے میدان مین دکھاؤ کس بل

نقد

مرحبا اے فرس خامۂ فکر عاشق
جو ترا مد مقابل ہو دکھا دے اس کو

طے ہوئی معرکۂ نظم کی منزل اول
ہے یہ آئندہ مفصل کے لیے اک مجمل

ضرب

فکر کا خامہ بنا پھر ہوا خامہ سے فرس
خامۂ فکر کو تم نے جو بنایا ہے فرس
مرکب جہل مرکب کا وہ راکب ہی کون

استعارے مین لگی خوب بتا سنخ کی یہ کل
یہ تو بتلاؤ کہ او ہم سے ہے وہ یا ہی ازل
آ کے پیش عقلا جس نے کیا رقص جمل

خاتمہ

شہ خامہ ناظر کے قدم سے پامال
جو لیس پر وہ مقابل ہے یہ اس سے کہہ دو
کوچۂ نظم مین ہوتا ہی اگر قافیہ تنگ

ہو چکے مرحلہ بحث کے دشت و جبل
ٹھوکرین کھا کے کہین گر نہ پڑی سو کے بھل
شوق سے نثر کے میدان مین اب آئی نکل

للہ الحمد کہ در نصف شہر رجب
روز دوشنبہ شد این نظم گزین مستکمل

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواب نوٹس عاشق حسین صاحب تارکِ اسلام

منجانب ملک ناظر علی مسلمان

واضح ہو کہ اس حقیر نے ۱۲ جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ کو ایک مطبوعہ نوٹس بنام عاشق حسین صاحب اس مضمون کا بھیجا تھا کہ اگر آپ کو مباحثہ منظور ہو تو اپنے علما کو مستعد کیجئے ہم بھی اپنے علما کو مستعد کرین اور فریقین کے علما ایک جگہ جمع ہو کر مذہبی مباحثہ کرین کہ حق ظاہر ہو جائے اس نوٹس کو مینے بغرض اطلاع عام رسالہ النجم مین بھی شائع کرایا تھا۔ عاشق حسین صاحب نے اسکے جواب مین ایک قلمی غیر مطبوعہ نوٹس میرے نام بھیجا ہو مناسب معلوم ہوا کہ اس رسالہ کے آخر مین اسکا جواب بھی ملحق کر دیا جائے۔ اس جواب کو دیکھنے کے بعد بھی اگر انکی رگ حمیت کو جنبش نہو تو ہر شخص کو یقین ہو جائیگا کہ انھون نے مذہب اسلام کو ترک کر کے مذہب کفر کو حق سمجھکر اختیار نہین کیا بلکہ کوئی طمع دامنگیر ہو۔ والجواب ہذہ

جناب من۔ بعد ما ہو المسنون واضح ہو آپکا نامہ کذب ختامہ پہونچا جسمین شعائر اسلامیہ و سنن ایمانیہ سے اسقدر پرہیز کیا گیا ہو کہ شروع مین بسم اللہ بھی نہین جب بسم اللہ ہی غلط کر گئے تو نفس مضامین مین اگر کذب و افترا او خطل و خدع سے کام لیا گیا تو کچھ جای شکایت نہین ممکن ہو کہ آپکے ائمہ کی یہی تعلیم ہو بسم اللہ لکھنا ہمارے یہان سنت ہو غالبا آپکے ائمہ کے نزدیک گناہ ہو کیونکہ حسب روایت اصول کافی کتاب علی کے مسائل مسلمانون کے اجماعیات کے خلاف تھے اور مصحف فاطمہ مین مسلمانون کے قرآن کا ایک حرف بھی نہ تھا۔

آپ لکھتے ہین کہ مناظرہ مین مینے پیشقدمی نہین کی یہ بالکل غلط ہو آپ ہی نے پیشقدمی کی قصیدہ جسمین ہر طرح کی تعریض اہل اسلام پر تھی میرے پاس آپنے نہین بھیجا تو کسنے بھیجا کیا قصیدہ کا بھیجنا پیشقدمی نہین ہو۔ یہ قصیدہ آپکا بالکل اس مثل مشہور کا مصداق ہے کہ گھولین سنکھیا نام رکھین شربت۔

آپ میری نسبت لکھتے ہین کہ مجھے آپسے بوجہ ترک اسلام عناد ہوگیا ہو جناب من آپکے ترک اسلام سے مجھے کیا نقصان پہونچا جو شخص کافر ہوجاویگا اسی کا نقصان ہو مسلمانون کا اسمین کیا ضرر آپ کیا اگر آپ جیسے ہزارون آدمی مذہب اسلام کو ترک کردین تو اسلام کا یا مسلمانون کا کچھ بھی نقصان نہین ان تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعا فان اللہ غنی حمید

آگے چلکر آپ مجھے حضرت علی کا دشمن بتاتے ہین یہ بھی آپکا افترا و بہتان ہو دراصل حضرت علی مرتضی کے محب وجان نثار ہمین لوگ ہین اور آپ اور آپکے مذہب کے لوگ انکے حقیقی دشمن ہین اس سے زیادہ دشمنی کیا ہوگی کہ آپ انکو کاذب کہنا اور سمجھنا اپنا جزو مذہب جانتے ہین اور ایسے ایسے الزامات ان پر قائم کرتے ہین جنسے انکا اسلام بھی غائب ہوا جاتا ہو۔ اس سے زیادہ دشمنی کیا ہوگی کہ آپکے پیشوایان مذہب نے انکے جگر گوشہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو مسلمانون کا روسیاہ کرنے والا کہا اس سے زیادہ دشمنی کیا ہوگی کہ آپ لوگون نے دغا فریب سے انکے لخت جگر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ بلایا اور ان کو مع انکی ذریت کے کس بیرحمی کیساتھ شہید کرڈالا آپہی حضرت مسلم کے ہاتھ پر بیعت کرکے بیعت کی پھر انکو مع انکے دونون معصوم بچون کے تہ تیغ کردیا اگر آپ اور آپکے مذہب کے علما سچے ہین تو آئیے اسی بات پر بحث ہوجائے ہم آپکی معتبر اور مستند کتابون سے قاتلان حضرت حسین کا شیعہ پاک ہونا ثابت کردینگے اگر وہ ثابت کرسکین تو ہماری جائداد مکفولہ کے آپ مالک ہوجائین۔ ورنہ آپکی جائداد کے مالک ہم ہونگے۔

المختصر اسی طرح کی غلط اور بے اصل باتون مین آپنے اپنی تحریر کو طول دیا ہو جنکا جواب دینا فضول معلوم ہوتا ہو غرض آپکی یہ ہو کہ مباحثہ مذہبی نہونے پائے کیونکہ آپکو یقین کامل ہو کہ آپکے مذہب کا باطل ہونا اور آپکا اور آپکے مقتداؤن کا کافر ہونا مباحثہ مین ثابت ہوجائیگا آپکا کفر تو اس درجہ واضح ہو کہ غیر مذاہب کو بھی اسکا علم ہو چنانچہ پادری سیل صاحب نے صاف صاف لکھا ہو پادری سیل صاحب کی کتاب کا ترجمہ آپکے بھائی امیرالدین صاحب کا کیا ہوا آپکے پاس موجود ہو اور اسکو بہت سے آدمیون نے دیکھا ہو

میان عاشق حسین صاحب اب حیلہ حوالہ کرکے مجھے روبرو میدان بنایا ہو تو اب گھر سے نکلو

اپنے علما مجتہدین کو میدان مین بلاؤ ہمارے علما کے سامنے لاؤ اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھو
مباحثہ کیلئے آپ نے اپنی اس تحریر مین کچھ شرائط بھی لگائے ہین جو آپکے نزدیک پورے
ہونے والے نہین ہین اور آپ کا خیال ہے کہ ان شرائط کے ذریعہ سے مناظرہ سے نجات مل جائیگی
چنانچہ مبلغ دو ہزار روپیہ مع ۱۲؍ فیصدی تاوان کی شرط بھی آپنے لگائی ہے مہربان من چونکہ مین
مسلمان ہون اور میرے مذہب مین سود لینا اور سود دینا دونون حرام ہین اسلئے مین اس
شرط کے منظور کرنے مین معذور ہون باقی شرائط آپکے منظور ہین۔
(۱) مجھے منظور ہے کہ آپ کی محولہ کتب کا مطبوعہ جواب لیکر میدان مناظرہ مین حاضر ہون مگر آپ پر
بھی لازم ہے کہ اہلسنت کی کتب ذیل منہاج السنہ صواعق تحفہ ازالۃ الخفین منتہی الکلام رجوم
الشیاطین۔ عجالۃ الراشدین تنبیہ السفیہ ارغام الشیاطین تحقیق المسائل نصیحۃ الشیعہ مصنا مین
مناظرہ النجم کا مطبوعہ جواب ہمراہ لائے آپنے بوجہ اسکے کہ مین چار یاری ہون چار کتابون کا
حوالہ دیا تھا چونکہ آپ اثنا عشری ہین لہذا مینے بارہ کتابون کے نام لکھے ورنہ ابھی ایک
بڑا دفتر ہے جسکے جواب مین شیعون نے ایک حرف بھی نہین لکھا۔
(۲) حکم بنانے کیلئے آپ کو اختیار ہے جسکو چاہین بنالین مگر مین تو یہی کہونگا کہ افغیر اللہ ابتغی
حکما افسوس ہے کہ واقعہ تحکیم کے بعد بھی آپ کو عبرت نہوئی اور اب تک حکم بنانے کی ہوس
آپ لوگون کے دل سے نہ گئی مہربان من۔ موقع مناظرہ پر اس قسم کے براہین و دلائل ہماری
طرف سے پیش ہی نہونگے جنکے فیصلہ کیلئے کسی حکم کی حاجت ہو ؏ آفتاب آمد دلیل آفتاب
مگر مین آپ کو منع نہین کرتا آپ جس کو چاہین حکم بنالین۔
(۳) روپیہ کے متعلق اگر آپکو زیادہ اصرار ہو تو یہ صورت بہتر ہے کہ آپ بھی اپنی تمام جائداد
مکفول کیجئے اور مین بھی اپنی تمام جائداد مکفول کر دون اور ایک تحریر رجسٹری شدہ آپ بھی لکھدیجئے
مین بھی لکھدون کہ جو فریق غالب ہوجاے وہ فریقین کی جائداد پر قابض ہوجائے۔ یہ تحریر
ایسی مضبوطی کے ساتھ ہوجائے کہ پھر کسی فریق کو جای گریز باقی نہ رہے۔ لیجئے اب تو کوئی
بات باقی نہین رہی اگر آپنے اس مذہب کفر کو حق سمجھکر اختیار کیا ہے تو آپ کوئی حیلہ نہ نکالین۔
ان سب باتون کے بعد مین یہ مناسب جانتا ہون کہ بجاے اسکے کہ کتب مصنفہ فریقین کی بحث

چھوڑکر ضروری وغیر ضروری مسائل کا طویل سلسلہ شروع کیا جائے اصل کام کی باتون پر بحث شروع ہوجائے وہ باتین ایسی ہین جنسے مذہب شیعہ کا خارج از اسلام بلکہ خارج از جمیع مذاہب ہونا واضح ہو رہا ہو کئی سال ہوے اہل سنت کی طرف سے وہ باتین شائع ہوئی تھین آپکے علمائے ابتک ان باتون کا کچھ جواب نہ دیا اور لطف یہ ہو کہ جس کتاب کے آخر مین وہ باتین درج تھین اس کتاب کا تو بقول طائل جواب لکھ مارا مگر ان باتون پر پہونچکر لکھا کہ انکا جواب بعد مین شائع کیا جائیگا مگر ابتک کسی کی ہمت نہوئی اگر آپ کو اپنے مذہب کی سچائی کا کچھ بھی خیال ہو تو ان باتون کے متعلق بحث کر لیجیے ورنہ اب کبھی اپنے مسلمان ہونیکا دعوی کسی مسلمان کے سامنے نہ کیجیے گا۔

اگرچہ مین اس موقع پر آپ کے مذہب کفر (معروف بہ تشیع) کے بہت سے فحش اور بیحیائی کے مسائل نقل کر سکتا تھا مثل اسکے کہ پیشاب اور شراب آپکے مذہب مین پاک ہو وغیرہ وغیرہ یا مثل اسکے کہ مردار کا گوشت اور خون جاری اور سور کا گوشت آپکے مذہب مین حلال ہو کئی سال ہوے جناب مدیر النجم عم فیضہ نے بجواب ایڈیٹر رسالہ شیعہ کتاب کافی سے بحوالہ صفحہ وسطران چیزون کا حلال ہونا درج النجم فرمایا تھا اور لکھا تھا کہ دیکھو قرآن تو پکار پکار کر کہہ رہا ہو کہ حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر مگر تمھارے امام جعفر صادق ڈنکے کی چوٹ قرآن کے خلاف فتوی دیتے ہین کہ یہ سب چیزین حلال ومباح ہین مدت کے بعد اڈیٹر صاحب شیعہ نے جواب دیا کہ چونکہ یہ مضمون ماہ اپریل مین درج النجم ہوا تھا لہذا اپریل فول ہو بجواب اسکے عالیجناب مدیر النجم عم فیضہ نے لکھا کہ ہم مسلمانون کے مذہب مین اپریل و مئی سب برابر ہو اور جھوٹ بولنا ہر زمانہ مین ناجائز ہو خیر تمھاری خاطر سے ہم پھر اس مضمون کو دوبارہ درج النجم کرتے ہین ابتو اپریل فول نہین اب اگر ہمت ہو تو جواب دو مگر اسکے بعد سے آجتک پھر اڈیٹر شیعہ یا کسی جگادری کو اسکے متعلق ایک حرف لکھنے کی بھی ہمت نہوئی۔

لیکن مین اس قسم کے تمام مسائل کو نظر انداز کر کے اس وقت صرف وہی چار مسائل جنکا مین ذکر کر چکا ہون لکھتا ہون آپکو اختیار ہو کہ شیعون کا قاتل حضرت حسینؓ ہونا پانچوان مسالہ انہین کے ساتھ منضم کر لین تاکہ چار کے عدد سے جو مذہب کفر کو چڑھ ہو اسکی بھی رعایت ہوجائے۔

پہلا مسالہ یہ کہ یہ قرآن شریف جو آجکل رائج ہے جمع کیا ہوا اور دیا ہوا حضرات خلفای ثلثہ رضی اللہ عنہم کا ہے اور خلفای ثلثہ شیعوں کے اعتقاد مین نہ صرف کافر بلکہ دشمن دین اسلام بھی تھے لہذا اُنکے جمع کیے ہوے اور دیے ہوے قرآن پر شیعوں کو ہرگز ہرگز اعتبار نہین ہو سکتا -

شیعہ اسکے جواب مین نہ یہ کہسکتے ہین کہ یہ قرآن جمع کیا ہوا اور دیا ہوا خلفای ثلثہ کا نہین ہے بلکہ کسی اور شخص کا ہے - نہ یہ کہہ سکتے ہین کہ خلفای ثلثہ کافر اور دشمن اسلام نہ تھے اگر کچھ کہہ سکتے تھے تو یہ کہ گو یہ قرآن جمع کیا ہوا اور دیا ہوا خلفای ثلاثہ کا ہے اور وہ معاذ اللہ کافر اور دشمن اسلام بھی تھے - مگر ہمکو اپنے ائمہ کے فرمانیسے یہ بات معلوم ہوگئی ہے کہ خلفای ثلثہ نے قرآن شریف کے جمع کرنے مین کوئی خیانت نہین کی لیکن شیعہ ایسا بھی نہین کہہ سکتے کیونکہ خوش قسمتی سے اسکے ائمہ کی کوئی شہادت اس قرآن کے صحیح ہونے کے متعلق نہین ہے بلکہ ائمہ کی شہادتین اگر ہین تو اسکے خلاف ہین یعنی شیعون کی اعلیٰ ترین مستند و معتبر اور معمول بہا روایتون مین ائمہ کرام سے مروی ہے کہ اس قرآن شریف مین جامعین نے ہر قسم کی تحریف کر دی ہے چنانچہ خود ہمارے مخاطب نے اپنے مذہب کی انہین روایات صحیحہ کی موافق یہ شعر لکھا ہے کہ :

نام مولیٰ مع حیدر تھا اس آیت مین رقم ؛ بعد احمد کے گیا نام علی اس سے نکل

دوسرا مسالہ شیعہ کہتے ہین کہ ہم محب اہل بیت اور پیرو اہل بیت ہین - شیعوں کے پاس یہی ایک جادو کا منتر ہے جس سے وہ سادہ لوحون کو شکار کرتے ہین مگر عجب لطف کی بات ہے کہ آجتک کوئی شیعہ نہین بتا سکا نہ قیامت تک بتا سکتا ہے کہ اہل بیت کون لوگ ہین - جب یہ بھی نہین بتا سکتے کہ اہل بیت کون لوگ ہین تو پیروی و محبت کسکی کرتے ہین -

سالہا سال سے تقریراً تحریراً یہ اعلان دیا جا رہا ہے اور ہر طرح سے غیرت دلا دلا کر پوچھا جا رہا ہے کہ کوئی شیعہ بتا دے کہ اہل بیت کون لوگ ہین مگر آجتک کسی شیعہ کی ہمت نہین ہوئی مولوی ناصر حسین صاحب سے لوگون نے جاکر پوچھا مگر وہ بھی کچھ نہین بتا سکے نہ بتا سکتے ہین - مقبول احمد صاحب نے ایک رسالہ اپنے علما و مجتہدین کی متفقہ قوت سے مدد لیکر لکھا مگر عجب لطیفہ ہے کہ سوال تو یہ تھا کہ اہل بیت رسول کون اور رسالہ مین شروع سے آخر تک اہل بیت خدا کی بحث ہے -

کہنے کو تو زبان سے شیعہ صاحب کہہ دیتے ہین کہ اہل بیت بارہ امام ہین مگر اسپر کوئی عقلی
نقلی دلیل نہین پیش کر سکتے یہ کیونکر معلوم ہوا کہ یہ لوگ اہل بیت ہین کچھ جواب نہین - یہ
کیونکر معلوم ہوا کہ انکے سوا اور کوئی اہل بیت نہین ہی - کچھ جواب نہین حضرت امام حسن کی
کل اولاد اہل بیت سے کیون خارج ہوگئی کچھ جواب نہین حضرت امام حسین کی نسل مین
منجملہ ہزارون لاکھون آدمیونکے صرف نو اشخاص اہل بیت اور باقی سب کیون خارج ہوگئے
کچھ جواب نہین غرض اس مسئلہ مین حضرات شیعہ کی حیرانی و پریشانی قابل ملاحظہ ہی -
مذکورہ بالا دونون مسئلون سے واضح ہی کہ شیعونکا تمسک ثقلین کے ساتھ نہین ہی نہ قرآن پر
انکا ایمان ہی نہ اہلبیت کو وہ مانتے ہین -

تیسرا مسئلہ حضرات شیعہ کے یہان ایک اعلی درجہ کی چیز تقیہ ہی تقیہ کی ایجاد تو محض اس
غرض سے کی گئی تھی کہ مذہب شیعہ کی تصنیف مین جو دشواریان درپیش تھین ان مین
سہولت پیدا ہو اور سبائیہ کمیٹی کی تراشی ہوئی باتون کو ائمہ کیطرف منسوب کرنے کا موقع ملے
مگر نتیجہ برعکس نکلا اور تقیہ کی بدولت مذہب شیعہ تو درکنار خود ائمہ کا مذہب مشتبہ ہوگیا -
اب اس بات کا پتہ چلنا دشوار بلکہ محال ہی کہ ائمہ اگر تقیہ باز تھے تو انکا اصلی مذہب کیا
تھا آیا وہ دراصل شیعہ تھے اور سنیون سے تقیہ کرتے تھے - یا دراصل سنی تھے شیعون سے
تقیہ کرتے تھے یا فی الحقیقۃ وہ مسلمان ہی نہ تھے یہودی یا مجوسی تھے یا کفار قریش کے مذہب
پر تھے اور مسلمانون سے تقیہ کرتے تھے -

شیعون کا دعوی ہی کہ ائمہ کا اصلی مذہب شیعہ تھا اور وہ سنیون سے تقیہ کرتے تھے مگر اسکی
کوئی دلیل شیعون کے پاس نہین ہی اپنے اس دعوے کے ثبوت مین شیعہ انتہائی بات یہ
کہتے ہین کہ ائمہ تنہائی مین ہمسے مذہب شیعہ کی باتین بیان کرتے تھے اور کہتے تھے ہمارا
اصلی مذہب یہی ہی - لیکن اول تو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ شیعہ اس بیان مین سچے ہین دوسرے
یہ کیونکر معلوم ہوا کہ ائمہ نے تنہائی مین جو کچھ انسے کہا سچ کہا ممکن ہی کہ تنہائی مین وہ شیعون
کے خوف سے تقیہ کر کے ایسی باتین کہدیتے ہون -

اب رہی یہ بات کہ تقیہ کے کیا معنی ہین اور اسکا کیا حکم ہی اور اسکا کیا موقع ہی اسکی

تقیہ نہایت ضروری ہے کیونکہ شیعہ صاحبان ہر طرف سے راہ فرار مسدود پاکے گھبراہٹ میں
پکار اٹھتے ہیں کہ تقیہ دار و مدار ہے کہ شیعہ بغیر جھوٹ بولے رہ نہیں سکتے اور دار و مدار ہر مذہب
میں اور تمام عقائد دین میں سے تقیہ ایک ضروری چیز ہے۔ لہذا اس مقام پر اختصار کے ساتھ میں ائمہ کی
حسب ذیل حدیثیں نقل کئے دیتا ہوں جس سے تقیہ کے معنی اور تقیہ کا حکم اور تقیہ کا موقع بہت
واضح طریقہ سے معلوم ہو جاتا ہے ائمہ کی حدیثوں کے بعد کسی عالم و مجتہد کا قول قابل قبول
نہیں ہو سکتا ہے جو شیعہ تقیہ کے معنی جھوٹ بولنے کے سوا اور کچھ بیان کرے اُس سے
کہنا چاہیئے کہ اپنے بیان کئے ہوے معنی ائمہ کی حدیث سے ثابت کرے۔

تقیہ کے معنی اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۴۸۴ میں ہے قال قال ابوعبد اللہ علیہ السلام
التقیۃ من دین اللہ قلت من دین اللہ قال ای واللہ من دین اللہ ولقد قال
یوسف ایتها العیر انکم لسارقون واللہ ما کانوا سرقوا شیئا ولقد قال ابراہیم انی
سقیم ما کان سقیما **ترجمہ** فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تقیہ اللہ کا دین ہے
راوی نے (تعجب سے) کہا کہ خدا کا دین ہے امام نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم خدا کا دین ہے بیشک[1]
یوسف نے کہا تھا کہ اے قافلہ والو تم چور ہو حالانکہ اللہ کی قسم انھوں نے کچھ چرایا نہ تھا اور
ابراہیم نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں[2] حالانکہ اللہ کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔ اس حدیث سے
تقیہ کے معنی صاف واضح ہو جاتے ہیں کہ پھر چون و چرا کی گنجایش نہیں رہتی۔ ایک ایسے
شخص کو جسنے چوری نہ کی تھی چور کہا گیا۔ امام فرماتے ہیں کہ یہ تقیہ تھا۔ ایک شخص جو بیمار نہ تھا
اپنے کو بیمار کہتا ہے امام فرماتے ہیں یہ تقیہ ہے لہذا معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنے کا نام تقیہ ہے اور
بس بلکہ اس حدیث میں نہایت ہی قبیح جھوٹ کا نام تقیہ رکھا گیا ہے یعنی ایک بے گناہ پر
تہمت لگانا جسکو افترا کہتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تقیہ ایسی اعلی درجہ کی چیز
ہے کہ انبیای اولوالعزم کا شیوہ تھا حضرت یوسف و حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسکا ارتکاب
فرمایا پھر بھلا تقیہ سے بہتر کون چیز ہو سکتی ہے **تقیہ کا حکم** اصول کافی مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۴۸۲ میں ہے

---

[1] یہ بالکل افترا ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے ہرگز قافلہ والوں کو چور نہ کہا تھا ۱۲

[2] حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حزن و ملال اسوقت جو تھا اسی کو انھوں نے بیماری سے تعبیر کیا تھا ۱۲

قال قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابا عمران تسعۃ اعشار الدین فی التقیۃ ولا دین لمن لا تقیۃ لہ۔ ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا نو حصے دین کے تقیہ میں ہیں اور جسنے تقیہ کیا اسکا دین ہی نہیں۔ نیز اصول کافی صفحہ ۴۸۴ مین ہو قال ابو جعفر علیہ السلام التقیۃ من دینی و دین آبائی ولا ایمان لمن لا تقیۃ لہ۔ ترجمہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا تقیہ میرا دین ہو اور میرے باپ دادا کا دین ہو اور جسنے تقیہ کیا اسکا ایمان ہی نہیں۔ ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ تقیہ مذہب شیعہ مین اعلی درجہ کا فریضہ ہو کہ اسکے ترک کر دینے سے آدمی بے دین و بے ایمان ہو جاتا ہو اس سے بڑھکر تقیہ کی عظمت کیا ہو گی کہ دین کے دس حصون مین سے نو حصے تقیہ مین ہین ایک حصہ باقی اعمال و عبادات مین ہو جسکا نتیجہ یہ ہو کہ اگر کوئی شخص تقیہ باز ہو مگر نماز نہ پڑھتا ہو۔ روزہ نہ رکھتا ہو کوئی عبادت نکرتا ہو شرابخواری اور زناکاری اور قتل و غارت مین مشغول رہتا ہو تو اس شخص کی نسبت کہا جائیگا کہ دین کے نو حصے اسکے پاس ہین ایک حصہ اسکے پاس نہین ہو اور اگر کوئی شخص بڑا عبادت گزار ہو تمام اوامر و نواہی خداوندی کا پابند ہو صرف تقیہ باز نہو اسکی نسبت یہ فتوی دیا جائیگا کہ دین کا فقط ایک حصہ اسکے پاس ہے نو حصون سے محروم ہو۔

تقیہ کا موقع اصول کافی صفحہ ۴۸۴ مین ہو عن ابی جعفر علیہ السلام قال التقیۃ فی کل ضرورۃ و صاحبہا اعلم بہا حین تنزل بہ۔ ترجمہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا تقیہ ہر ضرورت مین ہو اور جسکو ضرورت لاحق ہوتی ہو وہ اس سے خوب واقف ہو۔ اس حدیث سے تقیہ کا موقع معلوم ہو گیا صاف ظاہر ہو گیا کہ ہر ضرورت مین تقیہ کرنا چاہیے خواہ ضرورت کیسی ہی کیون نہو۔ ضرورت کی تعیین بھی شارع کیطرف سے نہین ہوئی بلکہ ہر شخص کی رائے پر موقوف ہو یہ کہنا بھی غلط ہو کہ تقیہ جان یا آبرو کے خوف سے ہوتا ہو۔ علاوہ اسکے ائمہ نے جن جن موقعون پر تقیہ کیا ہو اسکو دیکھو تو صاف ظاہر ہوتا ہو کہ تقیہ محض بے ضرورت بھی کیا جاتا ہے تفصیل اسکی النجم[1] کے مناظرہ حصہ چہارم مین دیکھو۔

---

[1] النجم ایک علمی مذہبی اسلامی رسالہ ہو جو لکھنؤ عمدۃ المطابع سے ہر مہینہ مین دو بار شائع ہوتا ہو ۲۰×۲۶ کی تقطیع حجم کم از کم ۲۴ صفحہ سالانہ چندہ ۳ نمونہ دیکھنا ہو تو ایک سہ ماہی کیلیے رسالہ اپنے نام جاری کرا لیجیے چندہ سہ ماہی کا ۱۲ لیا جاتا ہو۔ اہل سنت کا یہ واحد رسالہ ہو جسنے شیعون کے اصلی راز طشت از بام کر دیے ہین۔

چوتھا مسئلہ حضرات شیعہ کا نہایت ضروری اور لازمی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی کو بدا ہوتا ہے یعنی بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ اسکو معلوم نہیں ہوتیں ۔ پھر معلوم ہو جاتی ہیں ۔ اس لاعلمی کی وجہ سے کبھی کبھی اُس سے غلطی بھی ہو جاتی ہے چنانچہ اسنے حضرت امام جعفر صادق کے بیٹے حضرت اسمٰعیل کو امامت کے لیے نامزد اور مشتہر کیا مگر اسکو معلوم نہ تھا کہ اسمٰعیل اپنے والد جعفر صادق کے سامنے ہی مر جاینگے جب وہ مر گئے اور امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ حضرت یہ کیا ہوا آپ تو فرماتے تھے کہ خدا نے میرے بعد اسمٰعیل کو امام مقرر کیا ہے تو امام نے فرمایا کہ اللہ کو ایسا بدا کبھی نہیں ہوا جیسا اسمٰعیل کے بارہ میں ہوا ۔

بدا کے معنی میں شیعوں نے بہت کچھ تحریف کی ہے اور چاہا ہے کہ اپنے اس عقیدہ کی خرابی کو مخفی کریں مگر وہ ان حدیثوں کی کچھ تاویل نہیں کر سکتے جنمیں بدا کے واقعات مذکور ہیں ۔ اسیوجہ سے مجتہدوں کے قبلہ و کعبہ جناب مولوی دلدار علی صاحب نے اساس الاصول میں لکھ دیا ہے کہ بدا سے اللہ تعالی کا جاہل ہونا لازم آتا ہے مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی تصریح کی ہے کہ سوای محقق طوسی کے سب شیعہ بدا کے قائل ہیں ۔

غرض یہ کہ شیعوں کا خدا جاہل ہے اور اُس سے اکثر غلطی ہوا کرتی ہے ۔

چاروں بلکہ پانچوں مسائل کا بیان ختم ہوا اب میں اس جگہ پر اپنی تحریر کو ختم کرتا ہوں کہ میاں عاشق حسین اگر تم نے ان مسائل کے دیکھنے کے بعد بھی مناظرہ کا سامان نہ کیا تو یقینا معلوم ہو جائیگا کہ تم نے مذہب اسلام کو محض کسی نفسانی طمع کی وجہ سے ترک کیا ہے اب سوا اس کے کیا کہوں کہ ؎

سیاہ دل آن فرومایہ شاہ ☼ کہ از بہر دنیا دہد دین بباد

ناچیز ملک ناظر علی عباسی

متوطن اکبر پور ڈاکخانہ بہلول ضلع بارہ بنکی

النجم لکھنؤ

پہلی مذہبی اہل سنت کا واحد رسالہ اب بالکل تعریف کا محتاج نہیں ہو النجم میں نہ صرف مخالفین اسلام
کے اندرونی و بیرونی حملوں کا جواب دیا جاتا ہو بلکہ وہ خود مسلمانوں کیلئے اسلامی مقدس تعلیمات
سے آگاہی کا بہترین ذریعہ ہو ایک دینی معلم مذہبی ناصح ربانی واعظ سے جو فوائد حاصل ہو سکتے ہیں
النجم سے حاصل ہو رہے ہیں النجم کا حجم کم از کم ۳۲ صفحہ ہوتا ہو بیمانہ ۲۲/۲۰ ہر ہجری مہینے میں دو بار
یعنی ۷ و ۲۱ کو شائع ہوتا ہو سالانہ چندہ ۳ نمونہ کا پرچہ ۳ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہو۔

آیات بینات (مصنفہ نواب محسن الملک رحمۃ اللہ علیہ) اسوقت اس بے نظیر کتاب کی تینوں جلدیں
ہمارے پاس موجود ہیں کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی۔ تینوں جلدونکی اعلیٰ ہو۔ مضامین کی عمدگی اور خوبی کی نسبت
کچھ کہنا فضول ہو اس کتاب کی شہرت ایسی نہیں ہو کہ کچھ کہنے کی حاجت ہو پہلی دونوں جلد و نمین صحابہ
کرام کے عقلی و نقلی شواہد اور مسلمہ فریقین دلائل سے دلچسپ عبارت میں بیان کئے ہیں اور شیعوں کی
صحیح و معتبر روایتیں تقریبًا دو سو نقل کی ہیں جلد اول کے آخر میں نکاح ام کلثوم کی بحث بہت ہی
نفیس ہو۔ جلد سوم میں طعن فدک کے قلع و قمع کے علاوہ شروع کتاب میں چند مقدمات لکھے ہیں اور
شیعوں کی کتابوں سے ایسا عمدہ سامان فراہم کیا ہو کہ اسکی خوبی دیکھنے سے متعلق ہو جلد اول و دوم عہ جلد سوم عہ

مباحثہ جدید شیعہ و سنی اس مباحثہ کی کل کاروائی و مفصل جو روبرو پنڈت جگت پرشاد صاحب شاستری انتخاب
کے ہوا جسمیں حق تعالیٰ کی مدد اہل حق کو فتح ملی اور ثابت ہو گیا کہ شیعوں کا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہو اور نہ ہو سکتا ہو قیمت ۱

مضامین مناظرہ پورا لطف دیکھنے سے معلوم ہوگا سلیس و دلچسپ اردو میں علمی تحقیقات قرآن
حدیث کے معرکۃ الآرا مسائل شیعوں کے عقائد کی تنقید انکے امام مولوی حامد حسین کی کتاب استقصا کے عجیب
غریب لطیفے غرض جو بحث ہو وہ دلچسپ حصہ تیار ہیں پہلے اور دوسرے میں علاوہ بہت سے کار آمد مضامین کے
قرآن کریم کے متعلق ایسے انیق مباحث ہیں جنکے دیکھنے سے ایمان تازہ ہوتا ہو اور قرآن پاک کی عظمت
و جلالت ظاہر ہوتی ہو قیمت حصہ اول ۱۲ دوم ۸ تیسرے و چوتھے و پانچویں میں فن حدیث کے
مباحث ہیں جو اب تک کسی نے اردو میں نہ لکھے تھے حصہ سوم و چہارم ۸ پنجم ۸ ہفتم ۸ ششم زیر طبع ہو

المشتہر

منیجر النجم و عمدۃ المطابع لکھنؤ

غلطنامہ ضرب التفنید علی نقد التنقید ملقب بہ درّہ فاروقی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	[illegible]	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	کیفیت
۲	۱۴	تقید	تقنید	مصرع اول	۳	۳	ادوم	دوم	مصرع اول
۳	۸	طرفہ گل	طرفہ مثل	مصرع دوم	۲	۱۴	تو یہی بھی تو رہتا مہمل	تو بھی ہتا نہ حرف مہمل	مصرع دوم
۴	۱۹	آئین	اسیے	〃	۷	۱	تقریض	تقریظ	مصرع اول
۸	۱	منہ سے یہ	منہ سے کیا یہ	〃	۸	۵	حیران	حیرت	〃
〃	۱	ایک عالم کو سنی	اک عالم سنی	مصرع اول	〃	۱۴	سنو ہتے ہو	سمجھتے ہو	مصرع دوم
۹	۷	ظلمت کفر	ظلمت کفر	مصرع دوم	۱۰	۱۴	کو	بھی	〃
۱۰	۱۷	کا اجماع تعاقب	کے اجماع تعاقب	مصرع اول	۱۱	۶	مخصوص	تخصیص	〃
۱۲	۵	وہی وسکی	وہ ہونگی	مصرع دوم	۱۵	۳	ضلل	زلل	〃
۱۶	۱۱	یادخانون	یادخوانان	مصرع اول	۱۸	۷	ضرب	صرف	مصرع اول
۲۲	۳	گزری	گذرہے	〃	۲۵	۱۰	سردوش	سرِ دوش	〃
۲۵	۲۰	نسیم	نیشتم	〃	۲۶	۱۶	نبی	رسول	مصرع دوم
۳۵	۱۲	عشرکو ہی ایسا سہمن	عشرتین اور بجز سکو	مصرع دوم	۳۵	۱۸	ادیان کی	ادیان کو	〃
۴۰	۱۳	فی کازبان	فی کل زمان	مصرع اول	۴۷		سطر نہم کے بعد یہ شعر کاتب سے رہ گیا ہے		
۵	اہل تثلیث ہے وہ قوم جو عیسی کی طرح × بیٹے کفارہ کرے خون حسینی کو بجل۔								
۴۸	۵	اول	افضل	مصرع اول	۴۸	۱۳	بہ نگا	جائیگا	مصرع اول
۴۹	۶	ہے اک ایسا	اک ایسا بھی	مصرع دوم					

بھائی عاشق حسین صاحب۔ مجھے میدان میں بلاکر اب نہ آپ مناظرہ کے لیے آتے ہین کہ حق و باطل کا فیصلہ ہو نہ اپنے حرکات سے باز آتے ہین لہذا عنقریب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع بارہ بنکی یقیناً اسکا فیصلہ فرمائینگے۔